T01-8May2026 Abdul Razique/ED: Waqas Khan 10:40 a.m.

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the May 8, 2026
(361st Session)
Volume XVII, No.02
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XVII	SP.XVII (02)/2026
No.02	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 1
3. Leave of Absence 5
4. Presentation of the report of Standing Committee on Cabinet Secretariat on the subject matter of a Motion under Rule 218 moved by Senator Syed Waqar Mehdi regarding issue of manufacturing of un-regulated refilling units and absence of mandatory safety testing substandard gas cylinders 6
5. Presentation of the report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Cannabis Control and Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2025], introduced by Senator Dr. Afnan Ullah Khan on 21st July, 2025 7
6. Presentation of the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion moved by Senator Syed Waqar Mehdi regarding misconduct by the Secretary, Establishment Division, Islamabad 7
7. Presentation of the report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The Corporate Social Responsibility Bill, 2026] 7
8. Presentation of the report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2026] (Amendment of sections 361 and 375 of PPC) 8
9. Presentation of the report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill, 2026] 8
10. Presentation of the report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2026] 8
11. Presentation of the report of the Standing Committee on Commerce on the budgetary allocation by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2025-26 and its utilization 9
12. Presentation of the report of the Standing Committee on Commerce on the Public Sector Development Program (PSDP), proposed by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2026-27 9
13. Introduction of [The National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority (Amendment) Bill, 2026]. 10
14. Introduction of [The Centre for Clinical Psychology Centres (Amendment) Bill, 2026]. 10
15. Introduction of [The National Textile University (Amendment) Bill, 2026]. 10
16. Introduction of [The Area Study Centres (Amendment) Bill, 2026]. 11
17. Introduction of [The NFC Institute of Engineering and Technology Multan (Amendment) Bill, 2026]. 11
18. Introduction of [The Pakistan Sovereign Wealth Fund (Amendment) Bill, 2026] 11
19. Consideration and passage of [The Iqbal Academy (Amendment) Bill, 2026] 12
20. Laying of 2nd Biannual Report (January to June, 2023 and July to December, 2023) on Monitoring of the Implementation of 7th NFC Award 13
21. Laying a copy of the Address of the President of Pakistan made before both Houses assembled together on 2nd March, 2026 under Clause (3) of Article 56 of the Constitution 13
22. Motion of Thanks to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 2nd March, 2026 14
23. Point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding harassment of Sulemankhel tribe in the garb of illegal Afghan refugees by the Police 15
    - Dr. Tariq Fazal Chaudhry (Federal Minister for Parliamentary Affairs) 17
24. Points of Public Importance raised by Senator Naseema Ehsan regarding a heartbreaking incident of honour killing of a girl in a village of District Khairpur 18
    - Senator Zamir Hussain Ghumro 20
    - Senator Mashal Azam 21
25. Presentation of Annual report of Functional Committee on Human Rights for the year 2025-2026 23
26. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Talha Mahmood regarding accidental death of a worker in Parwak, Chitral 24

- Senator Fawzia Arshad 27
- Senator Dost Muhammad Khan 31
- Senator Rubina Qaim Khani 32
- Senator Nasir Mehmood 33
- Senator Mohammad Humayun Mohmand 34
- Senator Atta-ur-Rehman 36

27. Point of Public Importance raised by Senator Khalida Ateeb regarding recent tragic incident of honour killing in Sindh 39
28. Point of Public Importance raised by Senator Abid Sher Ali regarding dilapidated Pindi Bhattiyan-Faisalabad Motorway; and, continued cross border terrorist activities in Pakistan 41

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the May 8, 2026

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ۖ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا

أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

ترجمہ: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، رسوا نہ کرے گا، ان کا نوران کےآگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کردے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(سورۃ التحریم: آیت نمبر۸)

Mr. Chairman: Question Hour.

Questions and Answers

Mr. Chairman: Question No. 22. Senator Rubina Qaim Khani. Not present.

(Q. No. 22)

Mr. Chairman: Question No. 15. Senator Anusha Rahman Ahmad Khan. Not present.

(Q. No. 15)

Mr. Chairman: Question No. 16. Senator Jan Muhammad.

(Q. No. 16)

Mr. Chairman: Is there any supplementary?

سینیٹر جانِ محمد: میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 22. Senator Samina Mumtaz Zehri. Not present.

(Q. No. 22)

Mr. Chairman: Question No. 19. Senator Jan Muhammad.

(Q. No. 19)

Mr. Chairman: Is there any supplementary?

سینیٹر جانِ محمد: میں نے گیس کے حوالے سے سوال پوچھا تھا کیونکہ یہ میرا گاؤں ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے، یہ ایک routine سا جواب ہے جو عمومی طور پر منسٹر صاحبان دیتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ جہاں 246 connections تھے، اب وہاں صرف 46 رہ گئے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں گیس ہی نہیں ہے اور لوگ بھاگ رہے ہیں۔ اگر گیس ہوتی تو لوگ کیسے اپنے گھر چھوڑتے۔ اس پورے region میں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں یہ تو ایک assumption ہے۔ آپ نے question کر دیا ہے۔ Let’s hear from the Minister.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، چیئرمین صاحب! Honorable Member نے جو سوال کیا ہے، گزارش یہ ہے کہ اس area میں جب گیس کی supply شروع ہوئی تو total 246 consumers تھے اور وہ یہ بات بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ اس وقت جو total consumers ہیں، وہ 48 رہ گئے ہیں لیکن number of consumers میں کمی کی وجہ گیس کی عدم فراہمی اور نہ ہی گیس کی مقدار میں کمی ہے بلکہ consumers کی یہ جتنی تعداد کم ہوئی ہے یا connections

کاٹے گئے ہیں،.this is because of non-payment of bills متعدد دفعہ consumers کو موقع دیا گیا لیکن بل جمع نہ ہو سکے۔ اس وقت consumers کے حوالے سے جو pending amount واجب الادا ہے، اگر وہ اس کا 50 per cent or 60 per cent بھی payment کریں گے تو وہ connections دوبارہ بحال ہو جائیں گے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر جان محمد صاحب، ان سے کہیں کہ آدھی payment کر دیں۔ جی بات کریں۔

سینیٹر جانِ محمد: اس حوالے سے میرا ایک اور ضمنی سوال بھی ہے۔ سوال کے جواب کے آخر میں department خود اس بات کا ذکر کر رہا ہے کہ وہاں گیس نہ پہنچے کی وجہ یہ ہے کہ راستے میں جو دیگر connections ہیں، انہوں نے compressors لگائے ہیں یعنی وہ ایک جگہ کہہ رہے ہیں کہ لوگوں نے خود connections چھوڑے اور دوسری جگہ اس بات کا اعتراف جواب کے جز (ج) میں کر رہے ہیں کہ چونکہ لوگوں نے gas connections پر compressors لگائے ہیں تو ہم نے ٹیم بھیجی ہے۔ یہ ٹیم کب بھیجی ہے؟ دیکھیں جہاں تک منسٹر صاحب کا جواب ہے، بالکل جس طرح ان کو دیا گیا ہے، وہ بتا رہے ہیں لیکن چونکہ یہ براہ راست department سے متعلق ہے تو جب department کے ذمہ دار کمیٹی میں یا کہیں اور آئیں گے تو وہ جواب دیں گے کہ اس میں اصل مسئلہ کیا ہے کیونکہ وہ خود مان رہے ہیں کہ یہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، آپ نے کہا کہ due to non-payment یہ مسئلہ ہے جبکہ ساتھ میں کہہ رہے ہیں کہ وہاں گیس کی shortage ہے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب، گزارش یہ ہے کہ گیس کے pressure میں جو کمی ہے، یہ بالکل ایک الگ subject ہے۔ یہ صرف اس گاؤں کی بات نہیں ہو رہی بلکہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں even in Islamabad which is one of the most developed cities of Pakistan, یہاں پر بھی ہمارے کئی ایسے areas ہیں جہاں گیس کی کمی ہے۔ For instance ہمارا ایک بڑا مشہور علاقہ ہے جس کا نام بہارہ کہو ہے۔ کوئی دو ماہ پہلے 70 کروڑ روپے کی لاگت سے سیرینا چوک سے بہارہ کہو تک ڈیڑھ فٹ چوڑی سوئی گیس کی نئی پائپ لائن بچھائی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بہارہ کہو میں gas pressure میں کمی آ جاتی تھی۔ وہ کبھی ٹھیک ہوتا تھا اور کبھی کم ہوتا تھا تو اسے دور کرنے کے لیے ہم نے دو ماہ پہلے یہ نئی پائپ لائن بچھائی ہے۔ Gas pressure کم یا زیادہ ہو سکتا ہے اور میں اس پر کوئی بحث نہیں کروں گا لیکن یہ جو number of consumers کم ہوئے ہیں، وہ صرف اور صرف عدم ادائیگی

کی وجہ سے کم ہوئے ہیں۔ ہمارے remote areas, KP and Balochistan میں سوئی گیس اور بجلی کے بلوں کی ادائیگی میں خاصے مسائل اور چیلنجز ہیں اور وہ متعدد مرتبہ ایوان میں بھی discuss ہو چکے ہیں۔

Mr. Chairman: Jan sahib, last supplementary question.

سینیٹر جان محمد: گزارش یہ ہے کہ جو 48 consumers بچے ہیں، انہیں گزشتہ چار سال سے گیس کی سپلائی نہیں ہے۔ یہ جو بچے ہیں اور جن کا منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، وہ اسی لیے بل دے رہے ہیں کیونکہ کچھ کونسلرز ہیں اور کچھ مختلف لوگ ہیں۔ اگر وہ بل نہیں دیں گے تو آگے جا کر پھنسیں گے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہاں عدم ادائیگی ہے بلکہ پورے علاقے میں گیس ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، آپ ensure کریں کہ جو لوگ payment کر رہے ہیں، انہیں گیس فراہم کی جائے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جو concerned department ہے، میں اسے یہ message convey کر دیتا ہوں، ان شاءاللہ۔

Mr. Chairman: Next Question. No. 22. Senator Bushra Anjum Butt. Not present.

(Q. No. 22)

Mr. Chairman: Next Question No. 23. Senator Muhammad Talha Mehmood.... (Continued T02)

T02-08May2026 Babar:Ed/Waqas Khan 10:50AM

Mr. Chairman: (Contd....) Senator Bushra Anjum Butt. Question no.22. She is not present.

(Q.No.22)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Talha Mehmood. Question no.24. He is not present.

(Q.No.24)

Mr. Chairman: Senator Abid Sher Ali. Question no.26. He is not present.

(Q.No.26)

Mr. Chairman: Senator Haji Hidayat Ullah Khan. Question. No. 04. He is not present.

(Q. No. 04)

Mr. Chairman: The question hour is over.

<u>Leave of Absence</u>

Mr. Chairman: Senator Dost Muhammad Khan has requested for the grant of leave for 8th April, 2026 during the 360th Session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mir Dostain Khan Domki has requested for the grant of leave for 8th May, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Quratulain Marri has requested for the grant of leave for 7th and 8th May, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Liaqat Khan Tarakai has requested for the grant of leave for the whole current session due to illness. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Anusha Rahman Ahmad Khan has requested for the grant of leave for 7th May, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Bilal Ahmed Khan has requested for the grant of leave for 7th and 8th May, 2026 during the current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Abdul Shakoor Khan has requested for the grant of leave for the whole current Session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Order. No. 03. Senator Samina Mumtaz Zehri. She has requested that she will move her order upon arrival as she is on the way. Senator Rana Mahmood Ul Hassan, is he present? Will anybody move on his behalf? Senator Zamir Hussain Ghumro, please move on behalf of him.

Presentation of the report of Standing Committee on Cabinet Secretariat on the subject matter of a Motion under Rule 218 moved by Senator Syed Waqar Mehdi regarding issue of manufacturing of un-regulated refilling units and absence of mandatory safety testing substandard gas cylinders

Senator Zamir Hussain Ghumro: I, on behalf of Senator Rana Mahmood Ul Hassan Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee on the subject matter of a Motion under Rule 218 moved by Senator Syed Waqar Mehdi on 19th January, 2025, regarding issue of manufacturing of substandard gas cylinders, un-regulated refilling units and absence of mandatory safety testing of the same resulting in alarming increase in fatal gas cylinder explosions in the country.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Rana Mahmood Ul Hassan, Order No.5. Please move.

Presentation of the report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Cannabis Control and Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2025], introduced by Senator Dr. Afnan Ullah Khan on 21st July, 2025

Senator Zamir Hussain Ghumro: I, on behalf of Senator Rana Mahmood Ul Hassan Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee on a Bill further to amend the Cannabis Control and Regulatory Authority Act, 2024 [The Cannabis Control and Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2025], introduced by Senator Dr. Afnan Ullah Khan on 21st July, 2025.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Syed Waqar Mehdi, please move Order no.6.

Presentation of the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion moved by Senator Syed Waqar Mehdi regarding misconduct by the Secretary, Establishment Division, Islamabad

Senator Syed Waqar Mehdi: I , Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on a Privilege Motion moved by Senator Syed Waqar Mehdi regarding misconduct by the Secretary, Establishment Division, Islamabad.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order. No. 7. Senator Saleem Mandviwalla is not present. Anyone who is willing to move on his behalf? Yes Senator Manzoor Ahmed Kakar.

Presentation of the report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The Corporate Social Responsibility Bill, 2026]

Senator Manzoor Ahmed Kakar: I, on behalf of Senator Saleem Mandviwalla Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, present report of the Committee on a Bill to provide for the Corporate Social Responsibility in Profit-making Companies [The Corporate Social Responsibility Bill, 2026].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order no.8. Senator Faisal Saleem Rehman. As he is not present, Senator Shahadat Awan, please move on his behalf.

Presentation of the report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2026] (Amendment of sections 361 and 375 of PPC)

Senator Shahadat Awan: I, on behalf of Senator Faisal Saleem Rehman Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2026] (Amendment of sections 361 and 375 of PPC), introduced by Senator Sarmad Ali on 23rd February, 2026.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order no.9. Senator Shahadat Awan, please move Order. No. 9.

Presentation of the report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill, 2026]

Senator Shahadat Awan: I, on behalf of Senator Faisal Saleem Rehman Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report of the Committee on a Bill further to amend the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979 [The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) (Amendment) Bill, 2026], introduced by Senator Sarmad Ali on 23rd February, 2026.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order no.10. Senator Shahadat Awan, please move Order. No. 10.

Presentation of the report of the Standing Committee on Interior and Narcotics Control on [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2026]

Senator Shahadat Awan: I, on behalf of Senator Faisal Saleem Rehman Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control, present report

of the Committee on a Bill further to amend the National Database and Registration Authority Ordinance, 2000 [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Anusha Rahman Sahiba. Order no.11. Who will move it? Chishti sahib, please move on her behalf.

Presentation of the report of the Standing Committee on Commerce on the budgetary allocation by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2025-26 and its utilization

Senator Amir Waliuddin Chishti: I, on behalf of Senator Anusha Rahman Ahmad Khan, Chairperson, Standing Committee on Commerce, present report of the Committee on the budgetary allocation by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2025-26 and its utilization in terms of sub-rule (4) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order.no.12. Chishti sahib, please move on behalf of her.

Presentation of the report of the Standing Committee on Commerce on the Public Sector Development Program (PSDP), proposed by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2026-27

Senator Amir Waliuddin Chishti: I, on behalf of Senator Anusha Rahman Ahmad Khan, Chairperson, Standing Committee on Commerce, to present report of the Committee on the Public Sector Development Program (PSDP), proposed by the Ministry of Commerce for the Financial Year 2026-27, in terms of sub-rule (7) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order.no.13. Dr Sahib, please move on behalf of Khalid Maqbool Siddiqui.

Introduction of [The National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority (Amendment) Bill, 2026].

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: I, on behalf of Dr. Khalid Maqbool Siddiqui Minister for Federal Education and Professional Training, introduce a Bill to amend the National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority Act, 2022 [The National Rahmatul-Lil-Aalameen Wa Khatamun Nabiyyin Authority (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The bill as introduced stands refers to the Standing Committee concerned. Order.no.14. Dr Sahib, please move on behalf of Khalid Maqbool Siddiqui.

Introduction of [The Centre for Clinical Psychology Centres (Amendment) Bill, 2026].

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: I, on behalf of Dr. Khalid Maqbool Siddiqui Minister for Federal Education and Professional Training, introduce a Bill to amend the Centre for Clinical Psychology Centers Act, 1983 [The Centre for Clinical Psychology Centres (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The bill as introduced stands refers to the Standing Committee concerned. Order.no.15. Dr Sahib, please move on behalf of Khalid Maqbool Siddiqui.

Introduction of [The National Textile University (Amendment) Bill, 2026].

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: I, on behalf of Dr. Khalid Maqbool Siddiqui Minister for Federal Education and Professional Training, introduce a Bill to amend the National Textile University Ordinance, 2002 [The National Textile University (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The bill as introduced stands refers to the Standing Committee concerned. Order.no.16. Dr Sahib, please move on behalf of Khalid Maqbool Siddiqui.

Introduction of [The Area Study Centres (Amendment) Bill, 2026].

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: I, on behalf of Dr. Khalid Maqbool Siddiqui Minister for Federal Education and Professional Training, Minister for Federal Education and Professional Training, introduce a Bill further to amend the Area Study Centers Act, 1975 [The Area Study Centers (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The bill as introduced stands refers to the Standing Committee concerned. Order.no.17. Dr Sahib, please move on behalf of Khalid Maqbool Siddiqui.

Introduction of [The NFC Institute of Engineering and Technology Multan (Amendment) Bill, 2026].

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: I, on behalf of Dr. Khalid Maqbool Siddiqui Minister for Federal Education and Professional Training, introduce a Bill to amend the NFC Institute of Engineering and Technology Multan Act, 2012 [The NFC Institute of Engineering and Technology Multan (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order.No.18. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, Dr Sahib please move on his behalf. (Continued T03).

T03-08May2026 Taj/Ed. Shakeel 11:00 a.m.

Mr. Chairman: Order No. 18, Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No. 18.

Introduction of [The Pakistan Sovereign Wealth Fund (Amendment) Bill, 2026]

Dr. Tariq Fazal Chaudhary (Minister for Parliamentary Affairs): Sir, on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, I hereby beg to introduce a Bill to amend the Pakistan Sovereign Wealth Fund Act, 2023 [The Pakistan Sovereign Wealth Fund (Amendment) Bill, 2026].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 19, Mr. Aurangzeb Khan Khichi, Minister for National Heritage and Culture. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No. 19.

Consideration and passage of [The Iqbal Academy (Amendment) Bill, 2026]

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Than you Mr. Chairman. Sir, on behalf of Mr. Aurangzeb Khan Khichi, Minister for National Heritage and Culture, I hereby beg to move that the Bill further to amend the Iqbal Academy Ordinance, 1962 [The Iqbal Academy (Amendment) Bill, 2026], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? Not opposed. I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second Reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in clauses 2 to 4, so I put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 20, Mr. Aurangzeb Khan Khichi, Minister for National Heritage and

Culture. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No. 20.

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Thank you Mr. Chairman. Sir, on behalf of Mr. Aurangzeb Khan Khichi, Minister for National Heritage and Culture, I hereby beg to move that the Bill further to amend the Iqbal Academy Ordinance, 1962 [The Iqbal Academy (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed unanimously. Order No. 21, Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No. 21.

Laying of 2nd Biannual Report (January to June, 2023 and July to December, 2023) on Monitoring of the Implementation of 7th NFC Award

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Sir, on behalf of Minister for Finance and Revenue, I hereby beg to lay before the Senate the 2nd Biannual Report on Monitoring of the Implementation of 7th NFC Award for the period from January to June, 2023, July to December, 2023 and January to June, 2024, under clause (3B) of Article 160 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 22, Dr. Tariq Fazal Chaudhary, Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No. 22.

Laying a copy of the Address of the President of Pakistan made before both Houses assembled together on 2nd March, 2026 under Clause (3) of Article 56 of the Constitution

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Sir, I hereby beg to lay on the Table of the House an authenticated copy of the Address of the President of Pakistan made under clause (3) of Article 56 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan before both Houses assembled together on 2nd March, 2026, as required by sub-

rule (2) of Rule 32 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: The copy of the President's Address stands laid. Order No. 23 stands in the name of Dr. Tariq Fazal Chaudhary.

Motion of Thanks to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 2nd March, 2026

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: Sir, I beg to move the following motion:-

"This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 2nd March, 2026."

Mr. Chairman: One second. All the Parliamentary Leaders are requested to provide the list of speakers of their respective parties to the Secretary Senate, who would like to open the debate on President's Address.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی ایک منٹ کے بعد ہو جائے گا۔ ابھی دے دیتا ہوں کیونکہ اس کی وجہ سے آپ کا کوئی business نہیں آرہا۔ اس پر لسٹ مجھے دلوادیں۔ اسی دوران اگر آپ کرنا چاہیں مگر ہم یہ practice نہیں کرنا چاہتے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں ابھی وقت دیتا ہوں۔ یہ لسٹ دے دیں۔ آپ کا ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہے۔ ایک توجہ دلاؤ نوٹس کامران مرتضیٰ صاحب کا ہے، وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ آرڈرز نمبر ۲۳ اور ۲۴ توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں۔ ایک توجہ دلاؤ نوٹس سینیٹر بشریٰ انجم بٹ صاحبہ کا ہے۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اچھا اس کے لیے آپ لسٹ دے دیں۔ اسی دوران آپ بات کریں۔

سینیٹر منظور احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور اگر وزیر داخلہ صاحب موجود ہوتے تو زیادہ clarity آجاتی۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی وزیر صاحب آتے ہیں۔

سینیٹر منظور احمد: جناب چیئرمین! افغان مہاجرین کا مسئلہ ہے۔ ہم خود یہ چاہتے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں اس لیے میں وقت نہیں دے رہا تھا چونکہ اب میں نے سارا ایجنڈا مکمل کر لیا ہے۔ پہلے اُن کو موقع دوں یا آپ کو؟ ٹھیک ہے۔ جی۔

Point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding harassment of Sulemankhel tribe in the garb of illegal Afghan refugees by the Police

سینیٹر منظور احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! افغان مہاجرین کا مسئلہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے، اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ جو غیر قانونی افغان مہاجرین ہیں، ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے ملک چلے جائیں۔ حکومت جو کام کر رہی ہے، اس کو بھی میں داد دیتا ہوں کہ اس پر اچھا خاصا کام چل رہا ہے لیکن اس کی آڑ میں جو پشتونوں کے ساتھ ہو رہا ہے اس کی میں مذمت کرتا ہوں۔۔۔

(اس موقع پر میڈم پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر شیری رحمان کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

سینیٹر منظور احمد: خوش آمدید چیئرپرسن صاحبہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

سینیٹر منظور احمد: افغان مہاجرین کے حوالے سے جو پشتون قوم کے ساتھ ہو رہا ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ جتنی بھی قومیں ہیں، اگر ان کے ساتھ یہ رویہ ہو، ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں کیونکہ تمام قومیں یہاں پر قابل قدر ہیں۔ جب پاکستان کا وجود نہیں تھا تو یہ اقوام اسی دھرتی پر، اسی زمین پر رہتے تھے۔ میڈم! یہاں پر ایک بہت بڑا کاروبار بن گیا ہے۔ پولیس والوں نے اس کو ایک بہت بڑا کاروبار بنا دیا ہے۔ میں یہاں پر ایک history رکھوں گا کہ قوم سلیمان خیل جو ایک تاریخی قوم ہے، جتنی بھی tribes ہیں، ان کے ساتھ یہ بھی ہے۔ پاکستان کا وجود نہیں تھا، پاکستان بنا ہی نہیں تھا تو یہ تمام قومیں یہاں اپنے اپنے حلقوں میں، اپنی اپنی زمین پر رہتی تھیں۔ اب ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ پاکستان بننے سے پہلے جو قومیں یہاں پر رہتی تھیں، اب ان کو اٹھانا، گرفتار کرنا، ان سے پیسے لینا اور پھر چھوڑ دینا، یہ ایک بہت بڑا کاروبار بن چکا ہے۔ قوم سلیمان خیل کی اگر میں تاریخ سامنے رکھوں تو قوم سلیمان خیل وہ ہے جس نے کشمیر کی جہاد میں باقاعدہ حصہ لیا تھا۔ باقاعدہ جہاد کشمیر، کشمیر کی آزادی کے لیے وہ وہاں پر لڑے تھے اور اس وقت کی حکومت ان کو اعزازی سرٹیفکیٹ بھی دیتی ہے۔ میڈم! قدیم مردم شماری کے وقت 1901 اور 1904 کے دوران ڈیرہ اسماعیل خان میں ان کی تعداد مرد اور خواتین پانچ ہزار تھی۔ اس کے ساتھ اگر میں ان کی مزید تاریخ سامنے

رکھوں۔Pakistan Citizenship Act کے تحت 1955 جو سرکاری کمیٹی بنی تھی، اس میں بھی،اس جرگے میں اس قوم کے جو دو بڑے تھے ان کو بھی نمائندگی ملی تھی۔ اس میں سلیمان خیل قوم کی جانب سے خلیفہ جمعہ خان اور کشمیر خان شامل تھے لیکن جتنے سرٹیفکیٹ میرے پاس پڑے ہوئے ہیں، یہ آزادی سرٹیفکیٹ ہے جو حکومت نے اس وقت انہیں دی تھی۔ Gazetteer سے ثابت ہوتا ہے کہ جو قومیں Gazetteer میں ہیں تو اس قوم کا بھی اس Gazetteer میں ذکر ہے لیکن اب یہ سمجھ نہیں آتا کہ ان کو جو اتنے مسئلے درپیش ہیں کیا حکومت اس کی وضاحت میرے سامنے رکھ سکتی ہے، ہمارے سامنے رکھ سکتی ہے؟ اسی طرح میں راولپنڈی کے حوالے سے پھر ایک چیز رکھوں گا، کاش اگر منسٹر موجود ہوتے۔

(جاری۔۔۔T04)

T04-08May2026 Ali/Ed: Shakeel 11:10 am

سینیٹر منظور احمد: (جاری ہے۔۔۔۔) پھر ایک چیز رکھوں گا کہ کاش اگر منسٹر موجود ہوتے۔ سمیع اللہ کاکڑ ہے، جو Chamber of Commerce کا member بھی ہے، چالیس پچاس سال سے پنڈی میں اپنا کاروبار بھی کر رہا ہے، لیکن ایک ہفتہ پہلے پولیس انہیں اٹھا کر لے جاتی ہے۔ ASI عابد نے اس سے پیسے demand کیے کہ اگر آپ پیسے دو گے، تو ہم آپ کو چھوڑ دیں گے اور اگر آپ پیسے نہیں دو گے، تو ہم آپ کو Afghan Act میں بھجوا دیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب ذرا توجہ دیجیے، آپ نے جواب دینا ہے، شکریہ۔

سینیٹر منظور احمد: اگر وہ serious ہوں گے تو جواب دیں گے۔ تو اس حوالے سے، اگر یہ چیزیں چلتی رہیں، محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ! جتنی قومیں یہاں پر رہتی ہیں، وہ سب محبِ وطن ہیں، سب پاکستان سے پیار کرنے والے ہیں۔ جس قوم کی میں بات کر رہا ہوں، اس قوم نے افغانستان میں بھی پاکستان کے لیے لڑائی لڑی ہے، آزاد کشمیر میں بھی پاکستان کے لیے لڑائی لڑی ہے۔ تو آج میں یہی request کروں گا وزیر صاحب سے کہ اگر ایک کمیٹی بنائی جائے یا آپ اس کو کمیٹی میں refer کر دیں، تو وہاں پر اپنے شواہد بھی پیش کر لیں گے اور تفصیلاً اس پر debate بھی ہو جائے گی، محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر صاحبہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب، آپ جواب دیں گے۔ The committee is already present in the Standing Committee on Interior.

سینیٹر منظور احمد: جی ہاں، بالکل اسی میں اگر refer کر دیں۔

Dr. Tariq Fazal Chaudhry (Federal Minister for Parliamentary Affairs)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کی دو solutionsہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں Honourable Senator Sahib سے ذرا personally بات کرکے اور جو concerned Ministerہیں، ان سے ان شاء اللہ بات کر کے ہم اس issue کو resolve کر سکتے ہیں، اگر ان کی satisfactionاس میں ہے۔ یا پھر ہم جو ان شاء اللہ سوموار کو session ہوتا ہے، اس میں منسٹر صاحب کو میں یہاں ایوان میں request کروں گا کہ وہ تشریف لائیں اور یہاں ایوان میں جواب دیں، جس طرح آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

سینیٹر منظور احمد: بالکل منسٹر صاحب، آپ کی بات سر آنکھوں پر ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ سلمان خیل قوم کی بیس لاکھ کی آبادی ہے، تو history بھی میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ 1901 سے لے کر، جب پاکستان وجود میں نہیں آیا تھا، تو یہ تمام قومیں یہاں پر رہتی تھیں۔ میں صرف اس قوم کے حوالے سے بات نہیں کروں گا۔ جب ایک محبِ وطن قوم ہو، پیار کرنے والے۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ طریقۂ کار کیا چاہتے ہیں؟

سینیٹر منظور احمد: اگر آپ کمیٹی کو refer کر دیں، تو کمیٹی میں وہ لوگ بھی آجاتے ہیں اور ہم کمیٹی میں اس پر تفصیلاً debate کر لیتے ہیں۔ جو حق بنتا ہے، جو آئین اجازت دیتا ہے، ہم اس کے مطابق ہی جائیں گے۔ خدانخواستہ یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم غلط کام کرنے جائیں گے۔

Madam Presiding Officer: Refer to the Interior.

سینیٹر منظور احمد: جو افغان مہاجرین ہیں، اس کی ہم نے مخالفت کی ہے، مخالفت کریں گے، اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: اس کو refer کروانا چاہتے ہیں تو بالکل اس کو refer کر دیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شاید وہاں جامع debate ہو جائے، مگر یہ آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ کمیٹی پھر convene بھی ہوتی ہے کہ نہیں۔ ٹھیک ہے، within this monthہو جانی چاہیے۔

سینیٹر منظور احمد: بالکل صحیح، شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، نسیمہ احسان صاحبہ۔

Points of Public Importance raised by Senator Naseema Ehsan regarding a heartbreaking incident of honour killing of a girl in a village of District Khairpur

سینیٹر نسیمہ احسان: شکریہ چیئرپرسن صاحبہ، آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ پچھلے دنوں سندھ کے ایک ضلع، ضلع خیرپور ٹنڈو مستی کے گاؤں بٹو چانڈیو میں ایک دلخراش واقعہ رونما ہوا۔ ایک بچی، جس کا نام روبینہ چانڈیو تھا، پورے گاؤں کے سامنے اس بچی کو بہت ہی بے دردی سے غیرت کے نام پر قتل کر دیا گیا، نہ جنازہ، نہ کفن۔ آپ دیکھیے کہ ہم کس معاشرے میں رہ رہے ہیں۔ ہمارا ایک مردہ ضمیر معاشرہ ہے کہ وہ سفاک قاتل ایک بچی کو گولیاں مار رہا ہے اور لوگ دیکھ رہے ہیں اور اس بچی کی videos بنا رہے ہیں۔ چیئرپرسن صاحبہ، میری آپ سے، اربابِ اختیار سے یہ گزارش ہے کہ اس طرح کے سفاک قاتلوں کو قرارِ واقعی سزا دی جائے اور جس طرح اس بچی کو ایک مجمع میں قتل کر دیا گیا، اسی طرح ان سفاک قاتلوں کو بھی مجمع میں لٹکایا جائے۔ شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، سینیٹر صاحبہ۔ آپ نے بہت اہم issue اٹھایا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ پورے ایوان کی توجہ کا مستحق ہے۔ کھمرو صاحب، آپ سے پہلے دوسرے speaker ہیں، آپ کو ضرور موقع دوں گی، مگر یہ بہیمانہ قتل ہے جو ہم سب کے سامنے آیا ہے۔ اب اس شرمناک اور دلخراش واقعے کے حوالے سے میں چاہوں گی کہ یہ بھی کمیٹی میں refer ہو اور Human Rights Committee اس کے لیے موزوں ہوگی۔ Chairperson یہاں نہیں ہیں، but I will see to it that she gives it her best attention and Minister Sahib، اگر آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے تو کہہ دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: ابھی جس افسوس ناک واقعے کا ذکر معزز سینیٹر صاحبہ نے کیا ہے، میں بہت شدت کے ساتھ اس کی مذمت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنے بھی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جائے، وہ کم ہے۔ لیکن ایسے واقعات پر اگر صرف ہم دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے رہیں گے، تو وہ ناکافی ہے۔ آپ نے بالکل صحیح کیا کہ آپ نے اس کو Human Rights Committee کو refer کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بڑی detail کے ساتھ اس کی تمام تفصیلات پر بحث ہونی چاہیے اور ان شاء اللہ جتنی آپ کو support government کی طرف سے ملے گی، اگر ہمارے concerned کسی بھی Minister کو کمیٹی طلب کرے گی، تو we will make sure کہ وہ اس کمیٹی میں موجود ہوں اور اپنی presence دیں۔ اور اس میں انصاف کی فراہمی کے لیے جو بھی resources درکار ہوں گے، ان شاء اللہ وہ government provide کرے گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: کھمرو صاحب، آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، توI will give you the chance ۔ایک منٹ۔ منسٹر صاحب، اس میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے دنوں بھی ایک بات میں نے بھی اٹھائی تھی، پھر بہت تفصیل سے Human Rights Committeeمیں یہ بات گئی کہ اس وقت بھیcrimes against women ، چاہے وہ honour killings ہوں، یہ شرمناک killings ہوتی ہیں، murdersہوتے ہیں، چاہے rape ہو، چاہے دوسرے جتنے بھی crimes ہیں، abduction وغیرہ، ان کی پورے ملک میں 5% conviction rate ہے۔ یہ بھی ہمارے لیے ایک شرم کا باعث بنتی ہے اور اس لیے میں چاہوں گی کہ Law Ministry بھی موجود ہو۔ یہ ایک بہت اہم issue ہے۔ یہ unresolved issue کوئی چار، چھ مہینے سے کمیٹیوں کے چکر کاٹ رہا ہے اور اس کمیٹی میں سارے صوبوں کے Law Officers بھی آئے تھے، لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں پھر سے اس کو revisitکرنا ہوگا کہ اس پر کیا پیش رفت ہوئی ہے؟ So, progress on crimes against women, please Secretary Sahib write this, on the conviction rates, especially related to the issue Senator Naseema has brought up۔ یہ اس میں refer کریں اور revisit کریں۔ یہ crimes کے حوالے سے جتنے بھی conviction ratesہیں، پھر دیکھیں، جو آپ کے پاس Law Commission کی report ہے، اس کے حوالے سے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: چیئرپرسن صاحبہ، میں اس سلسلے میں honour killing کے خلاف آپ کا اپنا جو stance اور کاوش ہے، میں انہیں بھی appreciate کرتا ہوں اور human rights کے حوالے سے بھی جو کام آپ کر رہی ہیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے معاشرے کی بھی، اور ہم سب کی ایک اجتماعی ذمہ داری ہے اور ہم بالکل اس کو ادا کریں اور اس میں، جیسے پہلے میں نے کہا کہ ہم ہمیشہ دکھ اور افسوس کا اظہار کر کے سمجھتے ہیں کہ شاید اس حوالے سے ایوان میں قرض ادا ہو گیا ہے، بالکل بھی نہیں اور اس میں جب کمیٹی میں proceedingsہوتی ہیں، ایک تو ہم ان شاء اللہ فی الفور اس committee کے اجلاس کو طلب کریں گے اور پھر اس کے بعد Law Ministerسمیت، جیسے میں نے پہلے عرض کیا، جس Minister کو کمیٹی ضروری سمجھے گی، طلب کرے گی، وہ بھی حاضر ہوگا اور اس میں جو Provincial Government ہے، اگر اس کے بھی کوئی نمائندے ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، وہی آتے ہیں، لیکن معاملہ وہیں کا وہیں ہے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: ہم کوشش کریں گے کہ ہم Chief Ministers سے بھی بات کریں اور کچھ چند ایسے واقعات کو اگر ہم مثال بناسکے، تو وہ باقیوں کے لیے ایک عبرت کا نشان بنیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں منسٹر صاحب، ہم laws بناتے ہیں اور یہ اس ایوان کی، ممبران کی ذمہ داری ہے کہ وہ قوانین بنائیں، جس سے اس طرح کے معاشرے میں ناسور ختم ہوں۔ یہ قانون ہم نے National Assembly میں بنایا تھا، میں اس وقت National Assemblyمیں تھی، 2004 میں شاید move کیا تھا، .I remember passing all these Bills پھر یہ ہوتے ہوتے سارے صوبوں میں پہنچے۔ ICT کی بھی ذمہ داری ہے، لیکن Federal Government کی ایک بہت بھاری ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ they set the tone اور آپ نے صحیح کہا کہ آپ اس کمیٹی کو مسلسل چلوائیں، until you see some progress from all sectors on this Law۔ Law کا اس میں ہونا ضروری ہے اور صوبوں کے سارے Law Officers کو بلالیں۔ یہ conviction rates، اور میں یہ بھی کہوں گی کہ جو penalties ہیں، وہ تو آپ کے پاس ہیں، لیکن یہ check کرنا ہوگا کہ عدالتوں پر یہ cases دم کیوں توڑ دیتے ہیں۔ جی، گھمرو صاحب، اگر اسی issue پر،...then I am coming to

Senator Zamir Hussain Ghumro

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: میں تھوڑا add کروں گا۔ Thank you, Madam Chairperson۔ یہ میرے خیال میں روبینہ چانڈیو اور گلن بارو، جو ہیں، وہ دو بڑے اہم واقعات ہیں، جن کو condemn کیا جانا چاہیے۔ ایک تو واقعہ یہ ہے کہ court نے ایک باپ کو اپنی بیٹی کی custody دی اور اس بیٹی کو جو ہے (جاری ہے۔۔۔۔T05)

T05–08May2026 Imran/ED: Waqas 11:20 am

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: (جاری۔۔۔۔) ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک باپ کو court نے اپنی بیٹی کی custody دی اور اُس بیٹی کو قتل کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ اس میں law کی کمزوری ہے۔ Government نے تو action لیا، روبینہ چانڈیو والے case میں حکومت سندھ نے بھی لیا اور سندھ اسمبلی نے بھی کہا کہ ہم اس حوالے سے سخت قانون لانا چاہتے ہیں لیکن سخت قانون کے باوجود بھی عورتوں کے بارے میں ہماری society کا جو رویہ ہے یا جو anti gender policies ہیں، اُن کو review کرنا پڑے گا اور معاشرے کو یہ message دینا پڑے گا کہ حکومتی سطح پر بھی اور معاشرے کی سطح پر بھی crime against women tolerable نہیں ہے کیونکہ جو recent واقعات

ہوئے ہیں اُنہوں نے society کو بالکل ہلا دیا ہے کہ ایک father court میں undertaking دیتا ہے کہ میری بیٹی کو میری custody میں دیا جائے اور اُس کے بعد اُس کو قتل کیا جاتا ہے۔

تو میرے خیال میں this is a very alarming situation اور اس میں تمام stakeholders کو، thank you very much کہ آپ نے یہ معاملہ Human Rights Committee کو بھیجا ہے، اس میں پورے ملک میں provincial government اور federal government دونوں کو message دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: Law Commission کی بھی report کو سامنے رکھتے ہوئے یہی بات ہو گی کہ conviction rates کیوں اتنے کم ہیں اور prosecution میں اس حوالے سے کیا کیا gaps ہیں۔ سینیٹر مشال ، جی میں turn پر جا رہی ہوں، آپ کو بھی ضرور موقع ملے گا۔

Senator Mashal Azam

سینیٹر مشال اعظم: بہت شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اس جدید دور میں بھی اتنا افسوسناک ہے کہ اس ملک کی عورتوں کی زندگیاں اتنی آسان نہیں ہیں۔ کہیں پر عورتیں غیرت کے نام پر قتل ہو رہی ہیں تو کہیں پر وفاداری کے جرم میں جیلوں میں ہیں۔ چیئرپرسن صاحبہ! میرے لیے اطمینان کی بات ہے کہ میں آپ کے سامنے یہ بات کر رہی ہوں کہ آپ ایک female ہیں اور آپ اس بات کو شاید بہت سے لوگوں سے بہتر سمجھ سکیں گی کہ میرے leader عمران خان صاحب کی اہلیہ، بشریٰ عمران خان صاحبہ اپنے ناکردہ گناہوں کے جرم میں جیل میں ہیں۔ اُن پر جس case میں trial ہوا اور جو سزا ہوئی، اُس میں prosecution نے کہا کہ نہ وہ beneficiary ہیں، نہ انہوں نے کوئی جرم کیا ہے، نہ اُنہیں ایک روپے کا فائدہ ہوا ہے اور وہ پیسے Supreme Court کے fund میں موجود ہیں، جس پر Prime Minister صاحب کہتے ہیں کہ ہم دانش اسکول بنائیں گے لیکن وہ اس جرم میں پچھلے ایک سال سے قید میں ہیں اور اُن کی appeals نہیں لگ رہیں۔

یہ شرم کا مقام ہے کہ اُن کو جیل میں health issue ہوئے اور اُن کو رات کے اندھیرے میں تقریباً دو بجے ہسپتال لے جایا گیا جہاں اُن کی surgery ہوئی۔ نہ ان کی family کو Inform کیا گیا، نہ lawyers کو inform کیا گیا، نہ party کو inform کیا گیا کہ اُن کو کیوں ہسپتال لے کر جایا گیا اور اُن کی retinal detachment کی اتنی major surgery midnight میں کیوں کروانی پڑی؟

اس کے بعد ہم نے اُن سے کہا کہ ہمیں medical reports provide کریں، چیئرپرسن صاحبہ! ہمیں کوئی medical reports provide نہیں کی جا رہی ہیں۔ ہم اُن سے کہہ رہے ہیں کہ اُن کی family کی access کروائیں کیونکہ وہ ایک خاتون ہیں۔ Operation کے بعد اگر آپ کی surgery ہوتی ہے اور آپ direct jail لے کر آتے ہیں اور cell میں رکھتے ہیں تو یہ بھی انتہائی غیر انسانی سلوک ہے۔ اگر آپ باہر نہیں رکھ سکتے تھے تو آپ جیل کے ہسپتال میں رکھ سکتے تھے لیکن surgery کے بعد اُنہیں اپنے cell میں واپس لایا گیا۔

کوئی بھی independent medical board قائم نہیں کیا جا رہا، ہمیں نہیں بتایا جا رہا، اُن کے cases نہیں لگ رہے حالانکہ اس ملک کا قانون یہ کہتا ہے اور اس ملک کا قانون عورت کو اتنی leniency دیتا ہے کہ جب case mature ہو جاتا ہے تو پھر suspension of sentence پر کورٹ کو اپنا فیصلہ کرنا ہوتا ہے لیکن چونکہ court فیصلہ کرنا نہیں چاہتی کیونکہ اُنہیں پتا ہے کہ جس دن case لگے گا تو ضمانت ہو جائے گی اور جب ضمانت ہو جائے گی تو وہ باہر آ جائیں گی تو پھر وہ خان صاحب کو کیسے pressurize کریں گے؟ تو خان صاحب کو اُن کی اہلیہ کے ذریعے pressurize کیا جا رہا ہے۔

چیئرپرسن صاحبہ! میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ اس ایوان میں ایک کمیٹی بنائیں جس میں خواتین کی نمائندگی ہو اور جس کو آپ head کریں۔ آپ جیل میں چلیں اور جو اُن کی medical کے حوالے سے سہولیات ہیں اور جو اُن کی medical reports ہیں، ہم زیادہ تو نہیں مانگ رہے، ہم humanitarian grounds پر ایک چیز مانگ رہے ہیں کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اُن کا operation کیوں کیا ہے؟ آپ ہمیں بتائیں کہ اُن کے کیا medical reports ہیں؟ آپ ہمیں بتائیں کہ اُن کی family کو اُن تک access کیوں نہیں دی جا رہی؟

میں آپ سے دوبارہ یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ اس ایوان کے level پر ایک کمیٹی بنائی جائے۔ آپ کہتے ہیں کہ جی ہم ملاقاتیں اس لیے نہیں کرواتے کیونکہ سیاسی گفتگو ہوتی ہے۔ اُن کی نہ تو سیاسی گفتگو ہوتی ہے، نہ اُن کی family media talk کرتی ہے اور نہ کوئی press release ہوتی ہے۔ دیکھیں، وقت بدلتا رہتا ہے۔ آج ہم ہیں کل یہاں سے کوئی اور ہوگا لیکن ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ ہم allow نہیں کریں گے کہ آپ کے گھر کی خواتین کو آپ کی کمزوری بنایا جائے۔ ہم allow نہیں کریں گے کہ آپ کے گھر کی خواتین کے ذریعے

آپ کو توڑا جائے۔ ہم allow نہیں کریں گے کہ آپ کی گھر کی غیر سیاسی خواتین کے ساتھ اس قسم کا بہیمانہ سلوک کیا جائے۔ تو ہم آج آپ سے بھی گزارش کر رہے ہیں کہ اس ظلم کے خلاف کھڑے ہوں۔

جناب، سیاست ہوتی رہتی ہے، سیاست بدلتی رہتی ہے، حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، Chairs بدلتی رہتی ہیں لیکن ہم نے اس ملک کے نظام کو ٹھیک کرنا ہے اور ہم اس ملک کے نظام کو کیسے ٹھیک کریں گے جب گھر کی عورتوں کو کمزوری بنایا جاتا ہے۔ جب اُن کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کہ مردوں کو توڑا جائے۔ میڈم، میری آپ سے گزارش ہے اور میں آج صرف اسی point پر گفتگو کرنا چاہتی ہوں کہ آپ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں اور ہمیں منسٹر صاحب کیونکہ ہم جب ان سے بات کرتے تو یہ آگے سے کہتے ہیں کہ جی ایسا ہوا، ویسا ہوا، ویسا ہوا۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ جی بتائیں ہوا کیوں ہے؟ اس کی reasons کیا ہیں؟

میڈم، آپ اس کمیٹی کو Chair کرلیں، ہماری طرف سے خیر ہے۔ اگر بہت اعتراض ہے تو آپ سارے کمیٹی میں آجائیں اور ہماری طرف سے ایک دو females ہوں، اس ایوان کی females کی کمیٹی بنائیں کیونکہ میڈم، ہم یہاں پر بات کرتے ہیں کہ وہ اس ملک کی First Lady رہ چکی ہیں۔ آج بھی اس ملک کی ایک First Lady ہیں اور کل وہ بھی اسی طرح ہوں گی۔ نہ کریں، اس ظلم کا راستہ روکیں کیونکہ ہم نے اس ملک میں سیاست کرنی ہے اور ہم نے اس ملک میں جمہور کو فروغ دینا ہے تو ایسی مثالیں نہ قائم کریں کہ کل ہم سب کے لیے مشکلات ہوں۔ بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر ثمینہ! آپ کی report رہ گئی تھی۔ Order No.03 پیش کردیں۔

<u>Presentation of Annual report of Functional Committee on Human Rights for the year 2025-2026</u>

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Chairperson, Functional Committee on Human Rights, present the Annual Report of the Committee for the year 2025-2026.

Madam Presiding Officer: The report stands laid.

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: بہت شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر طلحہ، آپ کی باری ہے تو بات کرلیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Talha Mahmood regarding accidental death of a worker in Parwak, Chitral

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں آپ کا شکر گزار ہوں اور اس وقت میں ایک بہت important issue کو discuss کرنا چاہتا ہوں۔ طارق صاحب، kindly اگر آپ بھی سن لیجیے کیونکہ ہو سکتا ہے آپ سے متعلقہ ہو۔ آج جس واقعے کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اُس میں Ministry of Communications کی وجہ سے ایک بچے کی وفات ہوئی ہے۔ اس حوالے سے میں آپ کو اور اس House کو بتانا چاہتا ہوں کہ دیر بالا کے علاقہ پرواک میں وہاں کے روحانی پیشوا پرنس رحیم الدین آغا صاحب، جو کہ بہت important شخصیت ہیں اور جن کی پاکستان میں medical اور education کے حوالے سے بہت بڑی contributions ہیں، وہ تشریف لا رہے ہیں اور اُن کے آنے کے لیے وہاں Upper Chitral اور Lower Chitral میں، دو جگھوں پر اُن کے programme تھے۔ اُن کا ایک programme پرواک میں بھی تھا اور جس جگہ پر وہ programme ہونا تھا، وہاں پر Ministry of Communications ایک road بنا رہی ہے۔ انہوں نے وہ road نہیں بنائی اور چونکہ وہاں پر اُس programme کو arrange کرنا تھا تو اس کی وجہ سے وہاں کے local workers نے وہاں پر خود سے اُس سڑک والی جگہ کی صفائی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ تین دن پہلے یعنی جمعرات کی بات ہے، میرے خیال سے ایک ہفتہ پہلے، وہ بچہ وہاں پر صفائی کے حوالے سے کام کر رہا تھا تو اوپر سے ایک پتھر گرا جو اُس کے سر پر لگا اور وہ موقع پر فوت ہو گیا۔ وہ غریب لوگ ہیں اور اُس کے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر Ministry of Communications کو کام کرنا چاہیے تھا کیونکہ وہاں وہ اُس سڑک کو بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت دل خراش واقعہ ہوا ہے جسے نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس حوالے سے میری یہ استدعا ہو گی کہ Ministry of Communications کو اُس بچے کی family کو compensation دینی چاہیے۔۔۔ (جاری۔۔۔۔۔T06)

T06-08May2026 Abdul Ghafoor/ED: Shakeel 11:30 am

سینیٹر محمد طلحہ محمود: (جاری۔۔۔) میری استدعا ہو گی کہ اس حوالے سے اس بچے کی فیملی کو at the spot compensation کو دینی چاہیے، یہ Communication Ministry کا کام تھا۔ کیا وہاں پر عام لوگ ان کا کام کریں گے؟ وہ کام جو کئی مہینے پہلے Communication Ministry کو ختم کرنا چاہیے تھا، جنہوں نے وہاں پر روڈ

کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔آج سے بہت عرصہ پہلے انہوں نے اس روڈ کو complete کرنا تھا اور وہ نہیں کر سکے۔آج وہاں پر عام لوگ اور لوکل لوگ مل کر کیا ان جگہوں کو ٹھیک کریں گے ؟ان روڈوں کے معاملات کو ٹھیک کریں گے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ دار Communication Ministry ہے۔Communication Ministry کو اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس case and point کو refer کریں۔ ان کو پابند کیا جائے کہ کم سے کم سب سے پہلے وہاں کے علاقے کے معاملات کو فوری طور پر ٹھیک کیا جائے۔اس کے ساتھ ساتھ جو بچہ پتھر لگنے کی وجہ سے فوت ہوا ہے اس کو compensation دی جائے۔ میری آپ سے استدعا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے، شکریہ منسٹر صاحب۔آپ اس وقت اکیلے ہر فن مولا ہیں۔ اتنی بڑی Cabinet ہے ماشاءاللہ آپ اکیلے ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ہر مرض کی دوا بن گئے۔ تھوڑا تو خیال کریں کہ متعلقہ منسٹر صاحب دو تین ہی ہوں، چاہے اس کا جواب دیں۔ ان کو کہیں کہ definitely they should deal with it seriously لیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): معزز چیئرپرسن صاحبہ! آپ نے میرے بارے میں الفاظ استعمال کیے ہیں I will take it as a compliment آپ کا بہت شکریہ۔ بہر حال چونکہ Cabinet کی ایک مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ جو بھی وزیر موجود ہو اسے Government and Cabinet کی نمائندگی کرنی ہوتی ہے۔ چیئرپرسن صاحبہ! معزز سینیٹر صاحب نے جس افسوسناک اور دلخراش واقعے کا ذکر کیا ہے میں ان کی تفصیلات سے واقف نہیں ہوں لیکن انہوں نے جو detail دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حادثہ تھا اور ایک زیرِ تعمیر سڑک انتہائی دشوار گزار علاقے میں بن رہی ہے، وہاں پر کوئی پتھر اٹھاتے ہوئے یا راستہ بناتے ہوئے ایک نوجوان پتھر گرنے سے ان کی ہلاکت ہوئی ہے۔ ہمارے Communication Minister ہیں میں ان کے نوٹس میں یہ واقعہ بالکل لاؤں گا اور اس کی تفصیلات سینیٹر صاحب سے مزید لے کر ان شاءاللہ تعالیٰ جو best possible ہوا I will make sure اور سینیٹر صاحبہ کو Floor of the House پر assure کرتا ہوں کہ ان شاءاللہ ان کی مدد کی شکل میں ہوا اس کو ہم پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، ٹھیک ہے۔ سینیٹر طلحہ، آپ آ کے۔۔۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: میں نے عرض کیا ہے کہ میں اس واقعے سے واقف نہیں ہوں لیکن آپ نے جو detail دی ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ ایک قدرتی حادثہ ہوا ہے۔ایک زیرِ تعمیر سڑک Ministry Communication جسے بنا رہی تھی، جناب علیم خان

صاحبFederal Minister for Communication ہیں میں ان سے in person بات کر کے آپ کو Monday کو report دوں گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اس Session کے دوران منسٹر صاحب سے بات کر کے satisfaction سے tackle کیا جائے گا۔ جی۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں کہتا ہوں ایسا نہیں ہے کہ وہاں سے گزر رہے تھے اور انہوں نے پتھر اٹھا کے رکھا اور ایک حادثہ ہو گیا۔، یہ پتھر کئی دنوں سے پڑے ہوئے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے سینیٹر صاحب۔.It's alright

سینیٹر محمد طلحہ محمود: صفائی کا کام کر رہے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کیا یہ عام لوگوں کا کام ہے؟

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، آپ کو موقعہ مل چکا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: عام لوگوں کا کام ہے کہ وہاں پر بیٹھ کر صفائی کریں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، جی۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: حکومت پاکستان کا کام ہے،Communication Ministry کا کام ہے۔بڑا غرق کر دیا ہے وہاں کے علاقے کا، روڈوں کا، وہاں کا ستیاناس کر دیا ہے۔وہاں پر لوگ مر رہے ہیں۔ میں نے تو ابھی ایک حادثے کا ذکر کیا ہے، وہاں پر لوگ دریاؤں کے اندر گر رہے ہیں، مر رہے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، ٹھیک ہے سینیٹر صاحب۔alright, thank you. Now I have سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ نہیں ہے؟ کدھر ہیں؟

سینیٹر فوزیہ ارشد: میں یہاں پر ہوں، موجود ہوں۔السلام و علیکم جی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: کیوں آپ لوگوں کو خواتین سے مسئلہ ہو رہا ہے؟جو button دبائے گا،timely ان کو ملے گا۔جی۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا اس کے بعد ہے۔

Senator Fawzia Arshad: I am five feet seven inches tall and I think people can feel and see my presence, I am very much here, those who do not know, this is for their information.

Madam Presiding Officer: Please proceed.

Senator Fawzia Arshad

سینیٹر فوزیہ ارشد: میڈم چیئرپرسن صاحبہ! یہاں پر کل ہمارے پارلیمانی لیڈر سینیٹر علی ظفر صاحب نے ایک مطالبہ رکھا تھا to be very exact یہ یاد دہانی تھی، مطالبہ نہیں تھا۔ مطالبہ تھا اور وہ ایک بہت جائز مطالبہ تھا۔ regarding update on بشریٰ بی بی which should have been done on its own کہ ان کی صحت خراب ہے اور ان کو ایک خاتون جو اپنے میاں کی وفاداری کی وجہ سے custody میں رکھا گیا ہے اتنے عرصے سے وہ بھی قیدِ تنہائی کی شکار ہیں۔ ہمارے لیڈر عمران خان صاحب تو ہیں ہی۔ مگر یہ ایک بہت ہی سچا it's such a coincidence that both the spouse, the couple, they have the same ailment and that is the eye, what is it اب آپ بھی ایک خاتون ہیں اور آپ بھی ایک انسان ہیں rather ہم سب انسان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے مرد یا عورت۔ اگر ایک ہی جگہ آپ کو پتا چلے کہ خاندان میں ایک ہی طرح کی بیماری آ رہی ہے تو یہ ایک تشویشناک بات ہو جاتی ہے عام انسان کے لیے، جتنے بھی ہمارے workers and non-workers ہیں جتنے بھی پاکستانی ہیں جو ہم سے رابطے میں ہیں وہ یہی سوال ہوتا ہے کہ یہ کیا ہوا؟ انہیں کیا زہر دیا جا رہا ہے؟ انہیں کیا خوراک میں کچھ ایسی چیزیں دی جا رہی ہیں؟ یہ ساری باتیں بڑی مشکل ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب یہ کافی serious allegations ہیں ذرا سن لیجیے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ عوام کے سوالات ہیں یہاں پر سینیٹ کے Upper Hall میں بیان کر رہی ہوں وہ یہی کہتے ہیں کہ اتفاق کیا ہے؟ کس قسم کی غذا دی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ان دونوں کو ایک ہی قسم کی ailment ہے؟ It is a very natural سوال۔ ہر انسان کے ذہن میں یہی آتا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہوتا ہے کہ ایسی کون سی اچھوت کی بیماری ہے جو رات کے اندھیرے میں، بغیر ان کے خاندان والوں کو بتائے ہوئے، بغیر ان کے Doctors کو بتائے ہوئے، بغیر ان کی Legal Team کو بتائے ہوئے، انہیں Hospital رات کی تاریکی میں لے جایا جاتا ہے اور علاج ہوتا ہے، نہ ہمیں اس کی رپورٹیں ملتی ہیں، نہ ہمیں پتا ہے کہ ان کی exact ailment کیا ہے؟ اتنے حالات مشکوک

ہیں کہ ہمیں جب تک ہماری پارٹی کے لوگ ہمارے سینیٹرز کی یہاں پر کل ایک تجویز دی گئ تھی کہ ایک Committee بنائی جائے جو جا کر ان کو physically دیکھے۔ اس پر حرج کیا ہے؟ اگر کچھ ایسی ویسی بات نہیں ہے تو پھر حکومت کو کیا ڈر ہے؟ کیا خوف ہے؟ وہ کیوں ہمیں access نہیں دے رہے کہ ہم مل سکیں ہمارے لیڈر عمران خان صاحب سے، ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی سے۔ ہر شہری کو right ہے کہ وہ اپنے Doctor کو بتائیں اور ہر قیدی کو بھی۔ اس میں Article ---

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ شکریہ سینیٹر صاحبہ wind up کریں پلیز۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: نہیں، میں wind up ہی کر رہی ہوں۔ میں آپ کو بتا رہی ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اور ممبرز ہیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: Article 10 ہے اس میں ہے No person who is arrested shall be denied in custody without being informed as soon as may be of the grounds for such arrest کے ساتھ ساتھ ان کی جو rights ہیں اس کو بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ ہم سب ابھی یہاں پر، سینیٹر نسیمہ صاحبہ نے سندھ کی خاتون کے بارے میں ذکر کیا۔ ایک خاتون ہے ناں! ہماری پارٹی کی خواتین ہیں ان کے ساتھ جتنا بھی آپ سب نے دیکھا after 9th May جو بھی اس حکومت نے ہمارے ساتھ کیا، وہ کوئی چھپا ہوا نہیں ہے۔ نہ ہی میں اس کو دہرا کے جیسے آپ کہہ رہی ہیں کہ time confinement ہے میں بات کا ذکر کروں گی سب کو پتا ہے مگر سب denial میں ہیں Why? Are we not human beings? Are we not females? Don’t we feel کہ females کے ساتھ حکومت کے نمائندوں کی طرف سے کتنی غلط حرکتیں کی جا رہی ہیں؟

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ، آپ کے سوال کا جواب ہو گیا ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: نہیں، میں سوال نہیں کر رہی، بات کر رہی ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: Time ہو گیا ہے۔ آج جمعہ کا دن ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: ابھی میرا 4:49 minutes ہوئے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ ابھی بہت سارے لوگوں کے Mics on ہیں سب کو موقع دینا ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی، let’s no debate, just let me ask you

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سینیٹر صاحبہ۔

Senator Fawzia Arshad: We want an update.

Madam Presiding Officer: I'hv heard you.

Senator Fawzia Arshad: Update.

Madam Presiding Officer: So the government will give you the update.

سینیٹر فوزیہ ارشد: جو کل ہمارے مطالبات تھے ان کے بارے میں ہمیں ابھی تک کوئی update نہیں ملی ہے، کیوں؟

We want the update.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب جواب دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: معزز چیئرپرسن صاحبہ! میں بڑے اختصار کے ساتھ کیونکہ دو مرتبہ دو اور معزز سینیٹرز صاحبان نے اس issue پر بات کی ہے سینیٹر مشال صاحبہ اور سینیٹر فوزیہ صاحبہ نے انہوں نے بات کی خواتین کی عزت اور احترام بالکل ہمارا مطمع نظر ہے اور قطعی طور پر حکومت کسی بھی حوالے سے اس میں کوئی ایسی کمی یا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ خواتین کی عزت بالکل top priority ہے۔

(جاری۔۔۔T-07)

T07-08May2026 Tariq/Ed: Shakeel. 11:40 am

جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری۔۔۔(جاری)۔۔انہوں نے خواتین کی عزت واحترام کی بات کی، بالکل وہ ہمارا مطمع نظر ہے اور قطعی طور پر حکومت کسی بھی حوالے سے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور خواتین کی عزت بالکل top priority ہے لیکن وہ جس ایک مخصوص issue کی بات کر رہے ہیں اور انہوں نے بشریٰ بی بی کے حوالے سے بات کی ہے، دیکھیں ہم سب جانتے ہیں کہ وہ judicial custody میں اڈیالہ جیل میں ہیں اور جیل کے اپنے manual ہوتے ہیں وہ کسی وزیر، وزیراعظم یا کسی وزیراعلیٰ کے تابع نہیں چلتے۔ اس کے اپنے jail manuals ہیں، اسی کے مطابق وہاں پر جو قیدی ہوتے ہیں ان کا علاج معالجہ اسی jail manual کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر اجازت دیں تو میں اپنی بات مکمل کر لوں اس کے بعد وہ چاہے دوبارہ بے شک بات کریں، میری گزارش یہ ہے کہ دونوں مرتبہ یہ بات کی گئی ہے کہ رات کے اندھیرے میں انہیں علاج کے لیے کیوں لایا گیا؟ گزارش یہ ہے کہ جو میڈیکل ایمرجنسی ہوتی ہے وہ وقت کا تعین کرکے نہیں آتی ہے۔ جب میڈیکل ایمرجنسی ہوتی ہے چاہے وہ دن کے بارہ بجے ہوں، رات کے دو بجے ہوں، اسی وقت اسے treat کیا جاتا ہے، یہ تو پہلی بات ہے کہ اگر کسی بھی

مریض کو اور خاص طور پر ابھی جس patient کی بات ہو رہی ہے بشریٰ بی بی کی بات ہو رہی ہے اگر انہیں رات کو کوئی ایمرجنسی ہوتی ہے اور حکومت دن کے اجالے کا انتظار کرے تو پھر یہ کہیں گے کہ تاخیر سے لایا گیا، جان بوجھ کر تاخیر کی گئی اگر وقت پر لایا جائے تو کہا جاتا ہے کہ رات کے اندھیرے میں ہے۔ جس وقت کسی بھی مریض کو medical problem ہو گا اس کی treatment فی الفور مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں اپنی سیٹ پر تحمل رکھیں، سب کو موقع ملنا چاہیے، آپ ان کا جواب ہی نہیں سننا چاہتے تو سوال کیوں پوچھتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی مزید کوئی facilitation جیسا کہ ابھی ان کے وکیل friend of Court بنے تھے انہوں نے جا کر ان کو جو سہولیات فراہم کی گئیں ان کا جائزہ لیا، جو خوراک تھی اس کا جائزہ لیا اور سپرنٹنڈنٹ جیل کے اپنی رپورٹ میں وہ تمام steps اور چیزیں بتائی تھیں وہ انہوں نے verify کیں اور انہیں validate کیا، للذا انہیں جو سہولیات چاہے وہ علاج معالجے کی ہوں، چاہے جیل کے اندر انہیں سہولیات فراہم کرنے کی بات ہو اس میں کسی طرح کا کوئی compromise نہیں ہے، یہ خود بھی اس بات کو جانتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ انہیں تو حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ جب بھی کسی کو اور خاص طور پر عمران خان اور بشریٰ بی بی کو کوئی medical problem ہوتی ہے یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے، ہم اس فرض کو نبھاتے ہوئے فی الفور علاج کا بندوبست کرتے ہیں، اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی۔ آخری جملہ کہوں گا کہ اگر پھر بھی وہ سمجھتے ہیں جیسا کہ کل ہمارے پارلیمانی لیڈر رانا ثناء اللہ خان صاحب نے بات کی تھی کہ اگر پھر بھی آپ سمجھتے ہیں کہ کسی طرح کی کوئی کمی ہے، jail manual سے over and above آپ کو کوئی facility چاہیے تو آپ کسی بھی عدالت سے رجوع کریں، آپ orders لے کر آئیں، انہیں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ obey کریں گے اور compliance دیں گے۔ شکریہ۔

محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر دوست محمد صاحب۔ براہ مہربانی مختصر بات کریں، بہت سے اراکین رہتے ہیں اور آج جمعہ کی نماز بھی ہے۔ آپ سب کا نام line میں ہے۔ خواتین کی بات نہیں ہو رہی، no madam, I am sorry, لائن سے چلے گا، یہ کوئی privilege نہیں سکتا ہے۔ جی دوست محمد صاحب بولیے، مختصر بات کریں، براہ مہربانی، بہت سے لوگوں نے بات کرنی ہے۔

Senator Dost Muhammad Khan

سینیٹر دوست محمد خان: شکریہ میڈیم۔ بات یہ ہے کہ ہم نے سندھ اور جنوبی پنجاب میں خرکاروں کی حکومت کا سنا تھا لیکن یہ حکومت خرکاروں سے بھی بدتر ہے۔ لوگوں کی آنکھیں نکال رہے ہیں اور ان کی family کو بھی access نہیں ہے اس لیے میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ آپ کی supervision میں، آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ ہم جیل میں visit کر سکیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا افغانستان کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے بلکہ جنگ چل رہی ہے۔ میں پاکستان سے اور treasury benches والوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اسرائیل اور امریکہ کی گود میں بیٹھ کر ان کے فیصلے تو کر سکتے ہیں، آپ افغانستان کے ساتھ فیصلہ کیوں نہیں کرتے ہیں، وہاں کے طالبان کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم عمران خان جو کہ عالم اسلام کا لیڈر ہے، اس پر ہمارا اعتبار ہے لیکن ان حکومت والوں پر ہمارا کوئی اعتبار نہیں ہے اس لیے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ مہربانی کریں، افغانستان ہمارا مسلم، برادر ہمسایہ ملک ہے اس لیے ان کے ساتھ مذاکرات کریں، چین اور روس کو involve کریں، افغانستان کو involve کریں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو، مجھے پتا ہے کہ کیونکہ میں tribal areas سے ہوں کہ وہاں پر کیا حالات ہیں، آپ وہاں نہیں جا سکتے ہیں، دن رات بمباری ہو رہی ہے۔

محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ سینیٹر صاحب۔ Rules کے مطابق بہت لوگ ہیں، منسٹر صاحب آپ ایسا کریں کہ دو تین سینیٹرز کی تقاریر لے لیں اس کے بعد انہیں club کر کے اس کا جواب دے دیں۔ سینیٹر روبینہ قائم خانی صاحبہ۔ سینیٹر صاحبہ انہیں آدھے منٹ کے لیے مزید بول لینے دیں۔ جی دوست محمد صاحب آدھا منٹ بول لیں، go ahead.

سینیٹر دوست محمد خان: میڈم، ہمارے علاقہ میں چاہے تیراہ، خیبر ایجنسی، اورکزئی ایجنسی ہو یا میری ایجنسی ہو، وہاں پر جنگلات کو اس طرح سے کاٹا جا رہا ہے کہ اس طرح سے اسرائیل نے فلسطینیوں کو بھی نہیں کاٹا ہے اور نہ ہی انڈیا نے کشمیریوں کے کاٹے ہیں، ہمارے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ ایک تو اسی ہزار لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے دوسرا نہ کوئی compensation دے رہا ہے۔۔۔

محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب، compensation کے حوالے سے یہ note کرتے جائیں، سینیٹر صاحب آپ کی بات آ گئی ہے منسٹر صاحب آپ کو جواب دیں گے۔ سینیٹر روبینہ قائم خانی صاحبہ، اس کے بعد سینیٹر ناصر محمود صاحب۔

Senator Rubina Qaim Khani

سینیٹر روبینہ قائم خانی: شکریہ، میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔ سندھ میں روبینہ چانڈیو کے حوالے سے میں بات کروں گی اور یہ بڑی unfortunate بات ہے کہ ہمارے ملک میں قوانین ہیں اور وہ وقت مجھے یاد ہے جب آپ نے بھی یہ قانون بنانے کے لیے بڑی محنت کی تھی۔ بہت سی خواتین کی کوشش تھی لیکن unfortunately یہی دیکھنے میں آ رہا ہے کہ جہاں پر بہت سے قوانین تو بن گئے ہیں چاہے وہ خواتین کے حوالے سے ہوں یا بچوں کے حوالے سے ہوں لیکن حکومتیں اس چیز کو ensure نہیں کرتیں کہ ان قوانین کی implementation بھی ہو اور جب تک implementation نہیں ہو گی تو میں سمجھتی ہوں کہ کاغذی قانون سازی بے معنی ہے۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں یہی کہوں گی کہ قائمہ کمیٹیوں کا حال بھی ہم سب کے سامنے ہے، Standing Committees بہت دفعہ orders دیتی ہیں، implementation کی بات کرتی ہیں لیکن بیوروکریسی اس کی شنوائی نہیں کرتی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس چیز پر غور کرنا چاہیے اور بہت سختی کے ساتھ قانون کی implementation ہونی چاہیے کیونکہ اگر implementation نہیں ہو گی تو اسی طرح سے ہماری مائیں اور بہنیں غیرت کے نام پر قتل ہوتی رہیں گی اور آپ دیکھیں گے کہ عدالت نے کیوں اجازت دی کہ اس طرح کا معاملہ تھا اور ایک والد کو custody دینے کے باوجود اس کا قتل ہو گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے معاملات کو عدالتوں کو بھی دیکھنا چاہیے۔

میں ایک اور point پر بات کروں گی کہ میری اپوزیشن benches پر جو لوگ بیٹھے ہیں کوئی بھی مسئلہ ہو، ملک میں کچھ بھی حالات ہوں لیکن وہ عمران خان اور بشریٰ بی بی کو لے آتے ہیں۔ کیا ان کو وہ وقت یاد نہیں جب بی بی فریال تالپور صاحبہ کو عید کی رات اٹھا کر جیل میں ڈالا گیا تھا۔ ان کو وہ وقت یاد نہیں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے ساتھ سکھر جیل میں کیا حالات پیش آئے تھے لیکن آج ان کے تو بہت بہتر حالات ہیں۔ میں آخر میں یہی کہوں گی کہ آج پاکستان میں جو جمہوریت ہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی مرہون منت ہے۔

(مداخلت)

محترمہ پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں House میں order رکھیں، آپ کو پھر موقع نہیں ملنے والا۔ آپ اپنی بات مکمل کیجیے۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: میں آخر میں ایک شعر کہوں گی جو شاعر ساحر لدھیانوی صاحب نے ہمارے ملک کی خواتین کے لیے کہا:

مدد چاہتی ہے یہ حوا کی بیٹی
یشودھا کی ہم جنس، رادھا کی بیٹی
بلاؤ خدایانِ دیں کو بلاؤ

یہ کوچے، یہ گلیاں، یہ منظر دکھاؤ
ثناخوان تقدیس مشرق کو لاؤ
ثناخوانِ تقدیسِ مشرق کہاں ہیں؟

میں آخر میں یہی کہوں گی کہ قوم کی بیٹیاں کل کی مائیں ہیں اگر ہم ان کی حفاظت کو ensure نہیں کریں گے تو یہ ملک کبھی بھی ترقی نہیں کرے گا۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی یہ discussion ہو چکی ہے۔ .thanks for your contribution جی سینیٹر سینیٹر ناصر محمود صاحب۔

آگے جاری۔۔۔(T-08)

T08-08May2026 FAZAL/ED: Waqas 11:50 am

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ناصر صاحب۔

Senator Nasir Mehmood

سینیٹر ناصر محمود: شکریہ چیئرمین صاحبہ۔ آج میں اپنی بہن کی بات سن رہا تھا کہ انہوں نے بات کی جو بڑا افسوسناک واقعہ ہے کہ باپ کی custody میں جب بیٹی قتل ہو جاتی ہے۔ تو میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ باپ سب سے بڑا سایہ ہوتا ہے اپنی اولاد کا اور بیٹی کے لیے تو خاص کر وہ چھتری ہوتا ہے۔ تو اگر اس کی custody میں بیٹی دی گئی اور اسی باپ نے اس کو مار دیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے باپ جواب یا تو اولاد ان کی ہوتی ہے، بیٹی کو own نہ کرتا، اگر own کیا ہے تو پھر اس کی حفاظت بھی کرتا۔ کئی ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی بیٹیوں کو own نہیں کرتے۔ آج میری بہن یہ کہہ رہی تھی کہ وہ 190 million روپے ادھر ہی پڑا ہے۔ یہ روپیہ ادھر نہیں پڑا ہے۔ وہ آپ علی بابا چالیس چور جو اکٹھے تھے نا، وہ روپیہ آپ نے اٹھا کر ملک ریاض کے اکاؤنٹ میں جمع کر دیا جس پر جرمانہ تھا۔ تو وہ جرمانے کے بدلے آپ نے Al-Qadir University لی۔ وہ بشریٰ بی بی جو آپ کہتے ہیں بالکل عورتوں کے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہیے، لیکن آپ یہ کیوں نہیں یاد کرتے کہ کراچی میں رات تین بجے ہوٹل کے دروازے توڑ کر کیپٹن صفدر صاحب کو arrest کیا گیا تھا۔ میاں نواز شریف جب جیل میں تھے، بیٹی ملنے گئی تھی تو آپ نے ان کے سامنے ان کو arrest کر لیا تھا۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہیے، اس پر کبھی آپ معافی مانگ لیں۔ تو یہ روایت ختم ہو جائے اور یہ نہیں ہونا چاہیے۔ باقی وہ 190 million جو ہے نا وہ آپ نے چوری کی تھی۔ آپ نے ملک ریاض کو وہ پیسے دیے، اس کے بدلے Al-Qadir University ملی اور Al-Qadir University کا trusty کون ہے؟ آج بتا دیں ہمیں، وہ کون ہے؟ تو اس لیے آپ نے امانت

میں خیانت کی۔ آپ کا تو یہ دعویٰ تھا کہ جب ہم آئیں گے تو باہر سے بھی پیسے لے کر آئیں گے۔ جو پیسے باہر سے آئے وہ آپ نے کھا لیے۔ تو ابھی آپ مجھے ایک بات بتائیں کہ جب آپ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ ظلم ہے۔ بھائی آپ کو عدالت نے certified چور کہہ دیا ہے۔ آپ عدالت میں جائیں، جا کر اپنی بے گناہی ثابت کریں کہ آپ نے یہ چوری نہیں کی۔ آپ نے ملک ریاض کے اکاؤنٹ میں پیسے نہیں ڈالے۔ اس کے بدلے آپ نے وہ ساری چیزیں لیں۔ اور وہاں لندن سے، میں UK میں رہتا ہوں، لندن میں جو بندہ پکڑا گیا تھا، وہ ملک ریاض تھا، اس کی شہریت پاکستانی تھی۔ اگر اس کی شہریت ہندوستان کی ہوتی تو وہ پیسا ہندوستان میں جاتا کیونکہ عوام کا پیسا تھا۔ آپ سے اکاؤنٹ مانگا گیا کہ Government اپنا اکاؤنٹ دے۔ اس نے State Bank کا اکاؤنٹ تو دیا، ان سے بھی دھوکا کیا[1] [***] ان کو ملک ریاض کا اکاؤنٹ دیا۔ پیسے وہاں آ گئے، اس کے بدلے آپ نے جو وہ کہتے ہیں کہ فرح گوگی جہاز میں بیٹھ کے باہر چلی گئی اور وہ بھی پیسے لے کر چلی گئی۔ تو اپنے گریبان میں پہلے آپ جھانکیں کہ آپ کیا کرتے رہے ہیں۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ علاج کی آپ صبح شام بات کرتے ہیں، وہ ہونا چاہیے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر صاحب، wind up کیجیے۔ Thank you.

سینیٹر ناصر محمود: پتا نہیں انہوں نے کیا کہا کہ ہم [***] ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی وہ expunge ہو گیا۔ آپ کا بھی [***] والا expunge ہو گیا ہے۔ تشریف رکھیں۔ Thank you. آپ دیکھیے کافی ممبران ہیں۔ اس کے بعد سینیٹر مہمند ہیں، اس کے بعد سینیٹر عطا ہیں، خالدہ اطیب ہیں، سینیٹر عبدالقادر، سینیٹر عابد شیر علی، سینیٹر فلک ناز، بیرسٹر آپ نے بھی بولنا ہے؟ علی صاحب ٹھیک ہے۔ And then Samina Mumtaz, if that covers it, let's do دو دو منٹ. please. جی مہمند صاحب شروع کیجیے۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ شکریہ Chairperson صاحبہ! ابھی ہماری ایک Honourable Senator صاحبہ نے شہید محترمہ Benazir Bhutto صاحبہ کا ذکر کیا ہے۔ میں ان کو یاد دہانی دلاتا ہوں کہ اس دوران میں آپ جن کو complaint کر رہے ہیں، PTI والے ہم اس وقت نہیں تھے۔ تو please اپنے facts correct کر کے آپ بات کریں۔ آپ بات ٹھیک کر رہی تھیں، لیکن آپ الزام سارا Imran Khan پر ڈال رہی ہیں، ہر جگہ Imran Khan نہیں تھا،

---

[1][Words expunged as ordered by the Presiding Officer].

Imran Khan 2018 کے بعد آیا ہے۔ تو please آپ correct کر لیں۔ میں جو ایک دو points اٹھانا چاہتا ہوں، اس میں سب سے پہلے ایک بات یاد رکھیں as a doctor اور ہمارے یہاں پر آپ سب لوگوں کو یاد ہوگا کہ پچھلے ایک سال میں HIV 14182 cases کے پاکستان میں report ہوئے ہیں۔ ہر مہینے ہزار سے زیادہ لوگ HIV ہو رہے ہیں۔ اچھا اس میں مزے کی بات یہ ہے۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ایک سیکنڈ سینیٹر صاحب، آپ اہم بات کر رہے ہیں لیکن Minister صاحب کی توجہ میں مبذول کرانا چاہوں گی کہ سینیٹر صاحب HIV cases کی بات کر رہے ہیں اور یہ ایک بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جی please resume.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: اچھا یہ میں جو بات کر رہا ہوں، اگر اس میں ہماری Government کا کوئی وہ ہوتا، مطلب اس پر دھیان ہوتا تو شاید یہ ہم ادھر ہوتے ہی نا۔ یہ ایک ہمارے بڑے honourable reporter ہیں وقار صاحب جو health پر اکثر تبصرے کرتے ہوتے ہیں۔ یہاں پر 14182 cases اور مزے کی بات یہ ہے اس میں between Punjab and Sindh 82 percent case load is over there. اچھا اس کے بعد پھر ہم ایک اور چیز دیکھ لیتے ہیں کہ پچھلے چند دنوں میں measles کے almost 71 بچوں کو across the country اور اس میں سے 71 میں سے more than 50 percent صرف کراچی اور صوبہ سندھ سے ہیں۔ اچھا اس کے بعد پھر ہم ایک اور دیکھتے ہیں کہ Mpox جو ہے وہ somehow سندھ میں بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اور وہ بھی جو male sex workers ہوتے ہیں ان کے درمیان میں پھیل رہا ہے۔ اس کو جب ہم تھوڑا سا کریدتے ہیں تو ہمیں شاید کچھ باتیں پتا چلتی ہیں۔ وہ یہ پتا چلتی ہیں کہ سندھ میں ایک سیکرٹری صاحب تھے جن کو اس بات پر نکالا گیا تھا یا ان کو ہٹایا گیا تھا یا جو بھی procedure ہوتا ہے کہ he is inefficient اور misconduct اور پتا نہیں کن کن چیزوں پر ان کو ہٹایا گیا تھا۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ ان کو اس وقت multi-billion dollar fund کے لحاظ سے وہ project دیا جا رہا ہے۔ مطلب ایک جس بندے کو آپ certified کہتے ہیں کہ یار یہ آدمی incompetent ہے، اس کو ابھی آپ health کے ہی multi-billion dollar projects کا Head بنا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی پھر ہم complaint کس بات کی کرتے ہیں۔ دیکھیں، اس وقت اگر ہم honestly دیکھیں کہ پاکستان میں ہو کیا رہا ہے۔ پاکستان میں سب سے بڑا problem ہے جس شخص کو جہاں نہیں ہونا چاہیے تھا اس کو وہاں بٹھا دیا ہے اور اس کی سب سے بڑی مثال ہماری Government ہے۔ ان کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن بٹھا دیا ہے۔ جب آپ incompetent لوگوں کو بٹھاؤ گے تو یہی ہوگا۔ اگر آپ نے make sure کرنا ہے کہ ایک باغ ہے وہ پھلے پھولے نہ تو اس کا مالی ایسا ہو

جس کو کام کرنا نہ آتا ہو، سارے باغ کو دیمک لگ جائے گی۔ان لوگوں کی وجہ سے آپ چار سال دیکھیں۔22ایسی بڑی industries ہیں جن کی production آج سے 10 سال پہلے سے کم ہو گئی ہے۔لوگ آگے جاتے ہیں، ہم لوگ 10 سال پیچھے چلے گئے۔

Madam Chairperson صاحبہ! میں آخر میں صرف ایک request کروں گا۔ ہمارے دو تین سینیٹرز، اور کل علی ظفر صاحب نے بھی یہ کہا تھا، as a doctor, I am very concerned کہ عمران خان صاحب اور بشریٰ بی بی صاحبہ کے جو tests ہو رہے ہیں وہ ہمیں نہیں بتائے جا رہے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی.understood

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: یہ ہمارا حق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں پر ہونا چاہیے۔آپ لوگ اس کو چھوڑ دیں، let's talk about health only. اگر کوئی کہتا ہے کہ ان کو کچھ نہیں ہوتا، ہم نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ لندن علاج کے لیے جاتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے پاکستان میں ان کا کوئی علاج نہیں کر سکتا۔ ہم تو پاکستان میں علاج کروانا چاہتے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ سینیٹر عطاء الرحمان صاحب۔

Senator Atta-ur-Rehman

سینیٹر عطاء الرحمان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Chairperson صاحبہ! ایک تو میں گزارش کروں گا کہ میں نے موجودہ حالات میں جو کچھ KPK میں ہو رہا ہے اس پر بات کرنی ہے، لہٰذا ایک دو منٹ اگر زیادہ مل جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

یہ حادثات نہ سمجھیں ابھی کہ پست ہوں میں
شکستہ ہوکے بھی ناقابلِ شکست ہوں میں
متاعِ درد سے دل مالا مال ہے میرا
زمانہ کیوں یہ سمجھتا ہے کہ تنگ دست ہوں میں
نہ پا سکیں گے جوانانِ بادہ مست مُجھے
خُود اپنی ذات میں خُم خانہ الست ہوں میں
مِلا ہے فقر تو ورثے میں جدِّ امجد سے
مُجھے یہ فخر ہے ساقی کہ فاقہ مست ہوں میں

کل بھی میں نے یہاں ایک تحریک پیش کی تھی اور میں پورے ایوان کا شکر گزار ہوں۔ (جاری ہے۔۔۔۔T09)

سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن: (جاری۔۔۔) کل میں نے یہاں ایک تحریک پیش کی تھی اور میں پورے ایوان کا شکر گزار ہوں کہ جس نے متفقہ طور پر اس کی تائید فرمائی۔ گزشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی مجلس شوری کے رکن اور صوبہ خیبر پختونخواہ کے سرپرست حضرت مولانا شیخ محمد ادریس صاحب کو جب وہ صبح نماز کے بعد سات، ساڑھے سات بجے کے درمیان مدرسہ نعمانیہ میں درس دینے کے لیے جارہے تھے ان کو دن دیہاڑے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کو اتنے expert لوگوں نے target کیا کہ اس گاڑی میں موجود تین، چار افراد زخمی تو ہوئے ہیں لیکن شہادت صرف حضرت شیخ ادریس صاحب کی ہوئی۔ اس کے فی الفور بعد ہم نے اگلے دن احتجاج کا اعلان کیا، انتظامیہ نے کوشش کی کہ کسی طرح ہم یہ احتجاج ملتوی کریں تو میں نے ان سے کہا کہ عجیب بات ہے کہ آپ مارتے بھی ہیں اور رونے بھی نہیں دیتے، ہم اپنے کارکنوں کو کیا جواب دیں؟ ہم اپنے کارکنوں سے کون سی بات کریں کہ کیا ہوا، کیا نہیں ہوا، کیوں ہوا؟ میرے خیال میں یہ ہمارے ملک کا اور خصوصاً صوبے خیبر پختونخواہ کا بہت بڑا المیہ ہے کہ ہم آئے روز اس طرح جنازے اٹھانے کے عادی ہوگئے ہیں۔

جناب والا! میں نے اپریل میں بھی ایک تحریک التواء جمع کروائی تھی، لکی مروت میں ایک تین سالہ معصوم بچی کو بارش کے دوران اٹھایا گیا، اس کے ساتھ زیادتی کی گئی پھر اس کو قتل کیا گیا۔ مئی میں یہ واقعات ہوئے یعنی ہر ہفتے میں ہمارے ہاں کوئی نہ کوئی ایسا دلخراش واقعہ ہو جاتا ہے اور ہم پھر اپنے تئیں سمجھتے ہیں کہ بس خیر خیریت ہو گئی آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ہم اس قوم کو کس طرف لے کر جارہے ہیں۔ ہمارے بڑوں میں سے کسی نے کہا کہ اگر اس ملک کو تقسیم کرنا ہے تو آئیں بیٹھیں بتائیں کس طرح تقسیم کرنا ہے؟ ہم آپ کے ساتھ تقسیم کرنے کے لیے بیٹھ جائیں گے لیکن خدارا ہماری جانوں سے، ہماری عزتوں سے تو نہ کھیل کھیلا جائے، کیوں ایک گھونٹ دے دے کر ہمیں مارا جارہا ہے؟ کیوں ہمارے حالات کو خراب کیا جارہا ہے؟ اگر یہ ملک آپ کی حفاظت نہیں کرسکتا، اگر ہماری forces ہماری حفاظت نہیں کرسکتیں تو پھر آپ بتائیں کہ ہم ان کو یہ اجازت دے سکتے ہیں کہ یہ ہم پر مسلط رہیں۔ میرے تحریک انصاف کے ساتھی ناراض نہ ہوں، گزشتہ تیرہ سالوں سے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ان کی حکومت ہے اور اگر ہم کوئی بات کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ آپ لوگ زیادتی کر رہے ہیں۔ تیرہ سالوں سے آج تک دوسری چیزوں کو ایک طرف رکھیں ہمیں امن تک نہیں مل سکا۔ ہم وہاں اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں، ہمارے پارٹی کی مرکزی قیادت کے گھر پر حملے ہوئے، ہمارے گھروں پر حملے ہوئے، ہمارے بچوں پر حملے ہوئے لیکن اس کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہیں ہورہی، وہاں کی حکومت زیادہ سے زیادہ یہ کرتی ہے کہ وہ اپنا ملبہ مرکزی حکومت پر ڈال دیتی ہے اور مرکزی حکومت تو ماشاء اللہ، وہ کہتے ہیں چھوٹے بھائی تو چھوٹے

بھائی، بڑے بھائی ماشاء اللہ۔ آج کل وہ یہ کر رہے ہیں کہ ہم امریکہ اور ایران کی صلح کروا رہے ہیں اور اس میں ہمارا کردار ہے، بھلے ہو، ہم بھی یہ سمجھتے ہیں لیکن ذرا اس طرف بھی تو متوجہ ہوں۔ ہمارے شیخ ادریس صاحب کو کیوں قتل کیا گیا؟ کیا صرف اس نے اتنی بات کی میں ان لوگوں کو appreciate کرتا ہوں جنھوں نے پاکستان میں جو کردار ادا کیا۔ ہم آپ کے ہر اچھے کام کی تائید کرتے ہیں اور اس کے جرم میں ہمارے ساتھیوں کو اڑا دیا جاتا ہے۔ اب اگر اس تائید کی سزا جمیعت علماء اسلام کو دی جاتی ہے تو پھر آپ بتائیں کہ ہمارے ساتھ اور کیا کیا جائے گا۔

جناب والا! ہم جب بھی کوئی بات کرتے ہیں ہمیں فوراً طعنہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے بڑوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بڑوں کی نظریں اس وقت سے آج کے اس دن پر تھی کہ یہاں کوئی قوم محفوظ نہیں رہے گی، یہاں تحفظ نہیں ہوگا، یہاں خانہ جنگیاں ہوں گی، یہاں اس طرح کی صورتحال بنے گی اور اگر اس طرح کی صورتحال کے لیے پاکستان کو بنایا گیا ہے تو پھر آپ ہماری راہنمائی کریں کہ ہم نے اپنے بچوں، اپنی اولاد کو بھی اسی پر ڈالنا ہے، اسی غیر محفوظ ملک میں ہم نے رہنا ہے، انہی شہادتوں کے ہم نے ہمیشہ جنازے اٹھانے ہیں؟ کبھی اس ملک میں امن آئے گا؟ کبھی ہماری مرکزی قیادت سنجیدہ ہوگی؟ کبھی ہمارے ادارے سنجیدہ ہوں گے؟ کیوں ہمارے سروں کے سودے کیے جاتے ہیں؟ کیوں ہمیں اس پر مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم ایوان میں آکر اس طرح کی باتیں کریں۔ میں دست بستہ گزارش کروں گا اور آج پوری پارلیمنٹ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ہمارے جو انتخابات ہوتے ہیں وہ صحیح ہوتے ہیں؟ کیا اس میں کسی ادارے کا کردار نہیں ہوتا؟ کیا پہلے سے lists نہیں بنائی جاتیں؟ کیا پہلے سے تقسیم نہیں ہوتی؟ کیا پہلے سے پارلیمنٹ کو نہیں بنایا جاتا؟ اور پھر یہاں آکر ہم کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ تو آزاد ہے کیا خاک آزاد ہے یہ پارلیمنٹ؟ اس طرح آزاد پارلیمنٹ ہوتی ہے۔ 2015 میں جب خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت تھی بلدیاتی انتخابات میں ہم نے ان کو شکست دی، ان کی حکومت کے ہوتے ہوئے۔ مجھے علم ہے لیکن میں اس لیے یہاں یہ باتیں نہیں کروں گا کہ جس طرح مرکزی حکومت نااہل ثابت ہو رہی ہے قوم کے لیے اسی طرح صوبائی حکومت بھی نااہل ہے وہ اس قوم پر مسلط رہنے کا حق کھو چکی ہے لیکن اس کے باوجود ہم پر مسلط کیا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں کہتے ہیں کہ آپ نے اسی حکومت کے ساتھ وقت گزارنا ہے آخر کیوں؟ اگر آج ہم اس طرح کی بات کریں گے کل ہمیں بھی نشانہ بنایا جائے گا لیکن ہم تو اس ملک و قوم کے لیے نشانہ بننے کو تیار ہیں ہم اس ملک پر آخری قطرہ بہانے کو تیار ہیں لیکن خدارا! اس قوم پر رحم کریں، خدارا! اس قوم پر توجہ دیں، صوبے میں امن و امان نہیں ہے، ہم صوبے میں غیر محفوظ ہو چکے ہیں، آئے روز مذہب کو target کیا جارہا ہے، مذہبی لوگوں کو target کیا جارہا ہے اس لیے کہ ہم نے پارلیمنٹ کا ساتھ دیا، ہم نے جمہوریت کا ساتھ دیا۔

(Continued… T/10)

سینیٹر عطاء الرحمان: (۔۔۔جاری) آئے روز مذہب اور مذہبی لوگوں کو target کیا جا رہا ہے۔ کیا اس لیے کہ ہم نے پارلیمنٹ کا ساتھ دیا، جمہوریت کا ساتھ دیا اور ان لوگوں کا ساتھ دیا۔ میرے محترم ساتھیوں! اگر اس طرح کے حالات میں بھی آپ جمعیت علماء اسلام کی قیادت اور ان کی باتوں پر غور نہیں کریں گے تو ملک مزید anarchy کی طرف جائے گا، مزید خانہ جنگی کی طرف جائے گا اور ہم مزید غیر محفوظ ہوں گے۔ لہٰذا میں دست بستہ پارلیمنٹ سے، یہاں کے حکومت والوں سے اور یہاں کے بڑوں سے بھی کہوں گا کہ خدارا، اس قوم پر رحم کریں اور مزید ہم ان چیزوں کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی حضرت مولانا شیخ ادریس صاحب کو جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائیں اور ان کے بچوں کو اللہ تعالی ان کا صحیح جانشین بنائے۔ اللہ تعالی میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو، شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، مولانا صاحب۔ مولانا صاحب چونکہ پارلیمانی لیڈر ہیں، اس لیے انہیں زیادہ وقت ملا ہے۔ سینیٹر خالدہ اطیب، آپ سے گزارش ہے کہ اپنی تقریر مختصر رکھیں تاکہ سارے دوستوں کو جمعے کی جماعت سے پہلے وقت مل جائے so rule is two minutes. شکریہ۔

<u>Point of Public Importance raised by Senator Khalida Ateeb regarding recent tragic incident of honour killing in Sindh</u>

سینیٹر خالدہ اطیب: شکریہ، چیئرپرسن صاحبہ! آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں ایک ایسے issue پر بات کرنا چاہ رہی تھی جو خواتین سے ہی related ہے۔ مجھ سے پہلے میری جو بہنیں تقریر کر چکی ہیں اور اپنی انہی باتوں کو دہرا چکی ہیں لیکن ان باتوں کا بار، بار دہرایا جانا یوں ضروری ہے کیونکہ ہم ہر موقع پر یہ بات کہتے ہیں کہ یہ دوبارہ نہیں ہوگا۔ جب legislation ہو جاتی ہے اور چیزیں قانون کے دائرے میں آجاتی ہیں تو اس کے باوجود بھی ان پر عمل نہیں ہوتا۔ یہ بات ہمارے اور آپ کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ پاکستان کے قانون کا مذاق اڑانا ہے۔ ابھی میری ایک بہن جو وہاں تشریف فرما ہیں، انہوں نے کہا کہ آج اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے تو کل اگر آپ کے ساتھ یہ ظلم ہوگا تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ ان کی ہی حکومت میں ایم کیو ایم کے ساتھ جو ظلم ہوا، وہ یہاں پر بیان کرنا بہت ضروری ہے۔ جس طرح لاٹھیاں برسائی گئیں، جس طرح احتجاج ہوا، جس طرح MNAs and MPAs پر تشدد ہوا، جس طرح شیلنگ ہوئی، یہ سب آپ کی حکومت کے دوران ہوا۔ اگر آپ کل ہمارے ساتھ کھڑے ہوتے تو آج ایم کیو ایم سب سے

پہلے آپ کے ساتھ کھڑی ہوتی۔ یہ بات نہیں ہے کہ آپ ہمارے ساتھ نہیں کھڑی ہوئیں۔ ایک خاتون کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ کسی بھی عورت کو ظلم کا نشانہ بنانا غلط بات ہے۔

ابھی جیسے میری ایک ساتھی نے روبینہ چانڈیو کا ذکر کیا جس کے ساتھ یہ کاروکاری کا واقعہ ہوا۔اس پر ابھی ہم نے کراچی میں ایک پروگرام بھی کیا۔میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمیں عورتوں کے حقوق کے لیے مشترکہ طور پر بولنا چاہیے کیونکہ قانون بنا ہوا ہے لیکن جب ہم روایات کے امین بن جائیں، جب ہم روایات کو زیادہ اہمیت دینے لگیں، قانون سے بالاتر بہت سارے لوگوں کو سمجھنے لگیں،جب بااثر وڈیرے اور جاگیردار اپنی من مانی کرنے لگے تو پھر قانون کو حرکت میں آنا چاہیے کیونکہ اس بچی کے ساتھ جو ظلم ہوا،یہ پہلی بار نہیں ہوا۔سندھ میں یہ روایت بن چکی ہے اور میں آپ کو بتاؤں کہ کاروکاری کے نام پر گھوٹکی میں ایک باقاعدہ قبرستان ہے جس کا نام کارن جو قبرستان ہے۔جب یہ بات سب کے علم میں ہے کہ کارن جو قبرستان کے نام سے گھوٹکی کے فتح پور میں ایک قبرستان ہے تواس کے باوجود سندھ حکومت اس پر کوئی action کیوں نہیں لیتی۔ عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کر دینا، میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑی بے غیرتی کوئی نہیں ہو سکتی۔ جو یہ کہتے ہیں کہ غیرت کے نام پر قتل، یہ غیرت کے نام پر قتل نہیں بلکہ یہ اپنے اندر کی انا کی تسکین ہے اور ان غلط روایات کی پیروی ہے۔ان غلط روایات کے لیے ہمیں اور آپ کو نہ صرف کھڑا ہونا چاہیے بلکہ اس کے خلاف آواز بھی اٹھانی چاہیے چاہے شہری علاقوں میں بھی ظلم ہو۔ ایم کیو ایم کی خواتین پر کتنے ظلم ہوئے۔ ہمارے ایک کارکن کو جب سزا ہوئی تو اس کے گھر والوں نے عدالت کے احاطے میں احتجاج کیا۔ان پر لاٹھی چارج ہوا اور اس کی بہن کا سر پھٹا۔ کوئی نہیں بولا۔ کسی کے کان پر جو نہیں رینگی۔ جب عورتوں پر ظلم ہوتا ہے تو عورت تو ہر جگہ عورت ہے، کسی بھی مقام پر اس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہو تو ہم سب کو مل کر اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے کیونکہ

ہمی سے رنگ گلستان، ہمی سے رنگ بہار
اور ہمی کو نظم گلستان پر اختیار نہیں

شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔جی سینیٹر عبدالقادر۔اچھا وہ چلے گئے۔جی سینیٹر عابد شیر علی۔

Point of Public Importance raised by Senator Abid Sher Ali regarding dilapidated Pindi Bhattiyan-Faisalabad Motorway; and, continued cross border terrorist activities in Pakistan

سینیٹر عابد شیر علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، میڈم چیئرپرسن! میں سب سے پہلے ایک نقطے پر بات کرناچاہوں گا۔ پنڈی بھٹیاں۔ فیصل آباد موٹروے؛ اگر ایک دیہات کے سڑک سے بھی بدتر کوئی حال ہوتو اس کے حالات وہ ہیں۔ میں کافی مرتبہ Calling Attention Notice کے ذریعے request کر چکا ہوں اور میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ بھی اس پر دلاؤں گا کہ وہاں سے ملتان بھی لوگ جاتے ہیں۔ فیصل آباد جو پاکستان کا industrial hub ہے اور سائیاں والے تک جو industrial zone ہے، آپ مجھے جاکر دکھائیں، کسی honourable وزیر کو بھیج دیں یا کسی کو یہاں سے بھیجیں کہ جو اس کی خستہ حالت ہے، آج کی نہیں بلکہ مہینوں سے ہے۔ میں آپ کی توسط سے یہ گزارش کروں گا جو ہمارے متعلقہ وزیر ہیں اور میں کافی مرتبہ Calling Attention Notice بھی جمع کرواچکا ہوں۔۔۔۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب، آپ کی توجہ کے لیے میں یہ بات کہوں کہ آپ کا Calling Attention Notice, Tuesday کے دن لگ رہا ہے۔

سینیٹر عابد شیر علی: آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کی اجازت سے مولانا صاحب نے جو باتیں کی ہیں، میں ان کا جواب دینا چاہوں گا۔ انہوں نے امن و عامہ کے حوالے سے بات کی اور حکومت پر بھی تنقید کی۔ میں مولانا صاحب کو بتاؤں گا اور بتانا بھی چاہتا ہوں کہ بھارت کی طرف سے اور افغانستان کی طرف سے ہماری مسلح افواج پر دہشت گردی کے جو حملے کیے جاتے ہیں، شہداء کی مائیں اور ان کے والدین جب ان کے جنازے اٹھاتے ہیں، پوری قوم کے بیٹے جو آپ کی حفاظت پر مامور ہیں، وہ آپ کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں بجائے اس کے کہ آپ افغانستان اور اس سے متعلقہ وہ لوگ جو جہاں دہشت گردی کرتے ہیں، جو پاکستان کا امن خراب کرنا چاہتے ہیں، آپ ان پر تنقید کرنے کی بجائے، حکومت پر تنقید کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ حکومت سنجیدہ نہیں ہے۔ مولانا صاحب! ہماری مسلح افواج کے سربراہان اور حکومت سنجیدہ ہے تو آج پوری دنیا میں پاکستان کا ڈنکا بج رہا ہے۔ آج پاکستان کو امن کا capital کہا جاتا ہے۔ کسی دور میں دوسرے ممالک کے سربراہان ہمارے وزراءاعظم کے ٹیلی فون سننا پسند نہیں کرتے تھے، آج اللہ کے فضل وکرم سے یہاں vice-President of America آتے ہیں جنہیں کسی دور میں کہا جاتا تھا کہ آپ یہاں 10 یا 15 منٹ کے لیے آجائیں۔

اللہ کے فضل و کرم سے آج پاکستان کا مقام بہت آگے جاچکا ہے۔آپ دیکھیں کہ بھارت نے پاکستان کے ساتھ جو ایک آنکھ مچولی کھیلنے کی کوشش کی، ہماری بہادر اور جری فوج نے ان کو ایسا سبق سکھایا کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ان کی سات نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ آپ اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہوں۔ آپ اپنےان بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑے ہوں جوآپ کو سکون کی نیند سلانے کے لیے اپنی قربانیاں دیتے ہیں۔ آپ جس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، اس صوبے میں امن و عامہ کی جو صورت حال ہے، مولانا صاحب میں آپ کو عرض کروں گا کہ ہم سب پاکستانی ہیں اور ہمیں پاکستان کے امن کے لیے اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے۔ آج آپ کو یہاں پر condemn کرنا چاہیے تھا جو افغانستان کی طرف سے ہماری سرحدوں کے پار دہشت گردی ہوتی ہے لیکن افسوس آپ ان دہشت گردوں کو condemn کرنے کی بجائے، آپ اپنے پاکستانیوں کو condemn کرتے ہیں۔آپ پاکستانی شہری ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے آج ہمارا سبز ہلالی جھنڈا سر بلند ہے۔ آج معرکہ حق کو ایک سال ہو گیا ہے اور انڈیا بالکل بوندل ہو چکا ہے۔اس کے سر براہان رو رہے ہیں اور آج اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان اپنی اس فتح کو celebrate کر رہا ہے جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ لہٰذا یہ کہنا کہ سنجیدگی نہیں ہے اور فلاں نہیں ہے، بھائی آپ دہشت گردوں کے خلاف بات کرنے کے لیے سنجیدہ ہو جائیں۔ افغانستان سے سرحد پار کرکے داعش حملہ کرتی ہے اور ہمارے صوبے میں ہمارے لوگوں پر گولیاں برسا کر انہیں شہید کرتی ہے، آپ بجائے انہیں condemn کرنے کے، اپنی ہی حکومت پر برستے ہیں۔ آپ سنجیدہ ہوں اور سنجیدگی آپ میں آنی چاہیے۔ مذہب کے آڑ میں پاکستان کو نہ دھونسیں۔ مذہب کے نام پر ہم نے پاکستان کا بہت بیڑہ غرق کر دیا ہے۔۔۔ (جاری T11)

T11-08May2026 Babar:Ed/Waqas Khan 12:20PM

سینیٹر عابد شیر علی: آپ بجائے ان کو condemn کرنے، اپنی ہی حکومت پہ برستے ہیں۔آپ سنجیدہ ہوں، سنجیدگی آپ میں آنی چاہیے۔ مذہب کی آڑ میں پاکستان کو نہ دھونسیں۔ مذہب کے نام پر ہم نے پاکستان کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ میں الحمدللہ سچا مسلمان ہوں، آپ سے بڑا مسلمان ہوں۔آپ برداشت کریں۔ ہمیں اپنی فوج پر فخر ہے، ہمیں اپنے شہدا پر فخر ہے، اور ہمیشہ فخر کرتے رہیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ، جنہوں نے پاک دھرتی کے چپے چپے کی حفاظت کی ہے۔ ہم ان لوگوں کے خلاف ہیں جو دہشت گردوں کے خلاف نہیں ہیں، اور جو دہشت گردوں کا ساتھ دیتے ہیں، وہ پاکستان کے دوست نہیں ہو سکتے، وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔

میڈم پریزائیڈنگ آفیسر: Order in the House please. دونوں سینیٹر صاحبان بس کر دیں۔ عابد شیر علی صاحب، آپ کو wind up کرنا ہوگا، اور سینیٹر عطاالحق صاحب، آپ اپنی نشست پر بیٹھ جایئے۔

(اس موقع پر سینیٹر عطاء الحق درویش صاحب اپنی کرسی پر کھڑے ہو کر احتجاج کرتے رہے)

سینیٹر عابد شیر علی: میں نے اپنی فوج کی شہادتوں کا ذکر کیا، میں نے ان بے گناہ شہادتوں کا ذکر کیا جو دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ آپ لوگوں نے مذہب کا حلیہ بگاڑ کے رکھا ہوا ہے۔

میڈم پریزائیڈنگ آفیسر: سینیٹر فلک ناز صاحبہ، آپ کے پاس دو منٹ ہیں، آپ اپنی تقریر مکمل کر دیں۔ سینیٹر کامران صاحب، آپ بیٹھ جائیں، اس کے بعد آپ کا نمبر ہے۔ سینیٹر صاحب، wind up، دونوں نظم و ضبط میں رہیں، please، مہربانی کریں۔ اس طرح house نہیں چلتا ہے۔ آپ please ، دونوں ممبران بیٹھ جائیں ورنہ میں House کو adjourn کر دوں گی۔ یہ کوئی order نہیں ہے۔ کوئی یہاں مذہب کے خلاف نہ، ریاست کے خلاف بات ہو رہی ہے، نہ ہو سکتی ہے۔

I am adjourning the House. The proceedings of the House stand adjourned to meet again on Monday the 11th May, 2026, at 05:00 pm. The House stands adjourned.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, 11th May, 2026 at 05:00 pm]